www.novelsclubb.com
میرا دل ہے تو
By Dr. RNK
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

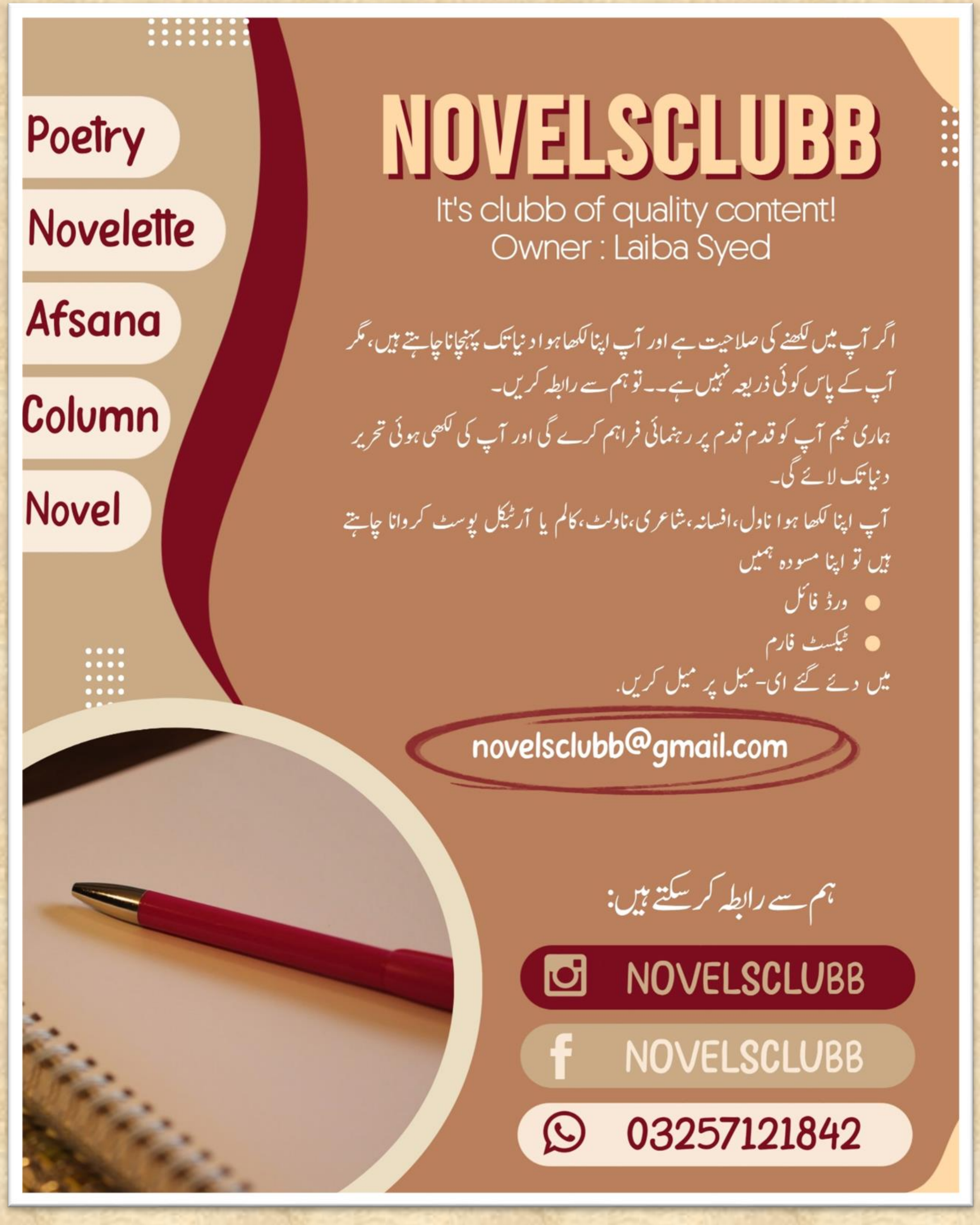
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

میرا دل ھے تو
از قلم
ڈاکٹر آراین کے

ناول " تخیل " کے تمام جملہ حق لکھاری "ملیحہ جبیں " کے نام محفوظ ہیں۔ کہانی کا کوئی بھی حصہ کسی بھی صورت میں کسی دوسرے پلیٹ فارم یا سوشل میڈیا پر پوسٹ کرنے سے پہلے لکھاری کی اجازت درکار ہو گی۔ "ناولز کلب "کا پی ڈی ایف بغیر اجازت پوسٹ کرنا منع ہے، بغیر اجازت کہانی/پی ڈی ایف کا استعمال کرنے والوں پر سخت کاروائی کی جاسکتی ہے۔اس کہانی اور اس میں موجود کردار محض تصوراتی ہیں۔ کسی بھی حقیقی کہانی یا انسان سے ان کا کوئی واسطہ نہیں ہے۔ کسی بھی طرح کی مشابہت کو اتفاق سمجھا جائے۔

اسلام علیکم

معزز ریڈرز،

یہ میں نے اپنی زندگی کی پہلی ناول لکھی ہے اُمید کرتی ہوں آپ لوگوں کو یہ پسند آئیگی۔

آپ اپنی صلاح مشورہ/رائے کا کھل کر اظہار میرے انسٹاگرام اکاؤنٹ dr.RNK پر کر سکتے ہیں

براہِ مہربانی طنز و تنقید سے گریز کیجئے گا.

اور مجھے سپورٹ کیجئے گا تاکہ میری رائٹنگ جرنی سٹارٹ ہو سکے۔

آخر میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گی لائبہ سید کا جنہوں نے اس ناول کو آنلائن پبلش کرنے میں میری مدد کی۔

آپکا شکریہ لائبہ سید۔ ❤

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ کراچی کے ایک پوش علاقے کے بڑے سے گھر کے

بڑے سے کچن کی کھڑکی میں کھڑی سوچوں میں گم تھی کہ جب اچانک جلنے کی بُو ناک سے ٹکرائی تو ہوش کی دنیا میں واپس قدم رکھا

جلدی سے پلٹ کر کاؤنٹر پر آئی چولہے کا بٹن بند کیا پتیلی کا ڈھکن ہٹایا اور دیکھا تو شکر ادا کیا کہ سالن کچھ ہی جلا تھا لیکن اب نئی فکر ستائے جا رہی تھی کہ اب پھر سے سُننی پڑے گی

اس گھر کے مالک مبین چوہدری جن کا بزنس کی دنیا میں ایک الگ نام ہے جن کی پہلی بیوی انکی پہلی اولاد کو جنم دیتے ہوئے آج سے چوبیس سال پہلے اس دنیا سے کوچ کر گئی تھی۔

اب مبین چوہدری اپنی دوسری بیوی نعیمہ مبین اور چار بچوں کے ساتھ رہتے ہیں جن میں سب سے بڑی بیٹی شانزے مبین جو تئیس سال کی ہے اور بی اے فائنل ایئر کے امتحانات سے فارغ ہو چکی ہے جو پہلی بیوی سے ہے

دوسرا بیٹا بائیس سالہ جبران مبین انجینئرنگ کے آخری سال میں ہے اور انگلینڈ میں زیرِ تعلیم ہے وہ پاکستان بہت کم ہی آیا تھا اور اس نے اپنی اسکولنگ بھی انگلینڈ سے ہی حاصل کی تھی

تیسری بیٹی عنایہ مبین جو بیس سال کی ہے بی بی اے کے پہلے سال میں ہے گھر بھر کی لاڈلی ہونے کے باعث سب کی آنکھ کا تارا ہے اور غصے کی بہت تیز ہے

چوتھا بیٹا اشعر مبین جو اٹھارہ سال کا ہے اور بی بی اے کے پہلے سال میں ہے

کیا ہوا ابھی تک تم لوگوں سے کام نہیں ہوا بولا

بھی تھا جلدی ہاتھ چلاؤ زینت بیگم صوفے پر براجمان ہوتے ہوئی بولیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جی بی بی جی بس ابھی کام ہو جائے گا آپ فکر نہ کریں

کیسے فکر نہ کروں میرا بیٹا اتنے سالوں بعد آرہا ہے اور تم کہہ رہی ہو فکر نہ کریں

کیا ہو گیا ہے بیگم ابھی آپکے بیٹے کو آنے میں پورا ایک دن باقی ہے۔فیروز ملک نے مزاقیہ کہا

بابا آپکو پتہ تو ہے ماما کا بس چلے تو خود ہی جہاز اڑا کر لینے پہنچ جائیں اپنے لاڈلے بیٹے کو

علی ملک صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

ہاں بھئی کہہ تو ٹھیک رہے ہو۔۔ ہم تو لاڈلے کبھی بن ہی نہ پائے

پہلی بات زور سے اور دوسری بات آہستہ سے بولی کے بس پاس بیٹھی زینت بیگم ہی سن پائی جن کا چہرہ پل میں مسکراہٹ میں ڈھلا تھا

ناولز کلب

اس سفید خوبصورت بنگلے کے مالک فیروز ملک جو اپنی فیملی کے ساتھ اس گھر میں رہتے ہیں

فیروز ملک کو بزنس کی دنیا میں چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا بزنس مین / وومن جانتے تھے

ان کی فیملی محض چار افراد پر مشتمل ہے

وہ خود، اُنکی بیوی زینت بیگم

بڑا بیٹا سکندر ملک جو بزنس کی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے انگلینڈ میں کئی سالوں سے مقیم ہے

اور علی ملک جو انکے ساتھ ہی رہتا ہے اور بی اے کے امتحانات سے فارغ ہو چکا ہے

شانزے کچن میں کھڑی روٹیاں بنانے کی تیاری میں مصروف تھی کہ جب نعیمہ کچن میں داخل ہوئیں

اب کیا جلا دیا ہی تو نے وہ سرعت سے آگے بڑھی اور پتیلی کا ڈھکن ہٹا کر دیکھا تو چیخنے لگیں

اس ٹائم گھر کے ابھی افراد اپنے کمروں میں تھے۔

تُجھے کیا لگتا ہے میرا شوہر حرام کا کماتا ہے جو تو آئے روز کوئی نہ کوئی نقصان کریگی اور میں کچھ نہیں بولوں گی

تیری ماں مر گئی اور مجھ پر چھوڑ گئی اپنی مصیبت

کاش تو بھی پیدا ہوتے کے ساتھ ہی مر جاتی،

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تو منحوس ہے پیدا ہوتے ہی ماں کو کھا گئی

انکی کڑوی باتیں سن کر شانزے کی انکھوں سے انسو بہہ نکلے۔

جلدی سے روٹیاں بنا اور یہ روتی ہوئی شکل لے کر اگر سب کے سامنے آئی اور زبان سے کچھ بولا تو تیری خیر نہیں

وہ کمرہ یاد ہے نا

وہ شانزے کو ڈراتی کچن سے نکل گئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اب وہ اس کمرے کو یاد کر کے اور بھی ڈر گئی اور روتے ہوئے اپنی ماں کو یاد کرنے لگی جن کو اس نے دیکھا تو نہ تھا لیکن محبت تھی اور ایک درد بھری تمنّا کے کاش وہ نہ جاتی یا جاتی تو اسکو بھی ساتھ لیجاتی

یا اللہ مجھ پر اپنا رحم کر

وہ روتی ہوئی روٹیاں بناتی رہی اور ساتھ ساتھ اللہ سے فریاد بھی کرتی رہی

صبح ناشتے سے فارغ ہوتے ہی زینت بیگم نوکروں کی فوج لیکر اپنے بڑے بیٹے کے کمرے میں موجود ایک بار پھر سے صفائی شروع کروا چکیں تھی

آج سے ایک ہفتہ پہلے جب انہیں خبر ملی تھی تب سے روز ہی تقریباً دو دفعہ تو کمرے کی صفائی ہو رہی تھی اور ایک ہفتے سے نوکروں کی شامت آئی ہوئی تھی۔

Clubb of Quality Content

نسرین اچھے سے صفائی کرنا۔ وہ اپنی خاص ملازمہ سے مخاطب ہوئیں

جی بی بی جی۔

روز ہی صفائی ہو رہی ہے کچرا تو دور کی بات اس بند کمرے میں دھول بھی نہیں ہے

دوسری بات دل ہی میں بول پائی زور سے بول کر اپنی شامت تھوڑی بلوانی تھی۔

ماما آپ ادھر ہیں میں آپکو کب سے پورے گھر میں ڈھونڈ رہا ہوں آپ نے تیار نہیں ہونا؟

پھر دیر ہو جائے گی چلیں چل کر تیار ہوں

ہاں بس یہ صفائی کروا لوں پھر چلتی ہوں زینت بیگم نے ٹھیک پردوں کو اور ٹھیک کرتے ہوئے کہا

آپ چلیں باقی سب نسرین آنٹی دیکھ لینگی۔

ہیں نا نسرین آنٹی؟

جی جی چھوٹے صاحب میں دیکھ لوں گی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی جو اپنے کمرے سے نکلا ہی تھا سامنے نظر پڑتے ہی سمجھ گیا کہ آج پھر نوکروں کی شامت آئی ہے

فوراً سے کمرے میں داخل ہو کر زینت بیگم کو اپنے ساتھ لے گیا اور ساتھ میں نسرین کو اشارہ کیا کہ تھوڑی دیر بعد آپ لوگ بھی چلے جانا کمرے سے

نعیمہ نے ناشتے سے فارغ ہوتے ہی شانزے کو آواز دی وہ جو ناشتے کے برتن دھو کے ابھی کچن کاؤنٹر صاف کر ہی رہی تھی۔ آواز سن کر باہر آئی

جی ماما۔

آدھے گھنٹے بعد میری گرین ٹی پہنچا دینا اوپر۔

مبین چوہدری آفس اور اشعر یونیورسٹی جا چکے تھے

جب سے شانزے امتحانات سے فارغ ہوئی تھی

نعیمہ نے سارے گھر کے ملازموں کو فارغ کر دیا تھا یہ کہہ کر کہ شانزے نے بولا ہے کہ اب سے میں کر لیا کرونگی سب۔

جس پر اشعر نے اعتراض اٹھایا کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ یہ سب ماما نے زبردستی کیا ہے لیکن چھوٹا ہونے کی وجہ سے اسکو یہ کہہ دیا گیا کہ تم چھوٹے ہو گھر کے معاملات میں مداخلت نہ کرو۔ حالانکہ عنایہ چپ تھی

Clubb of Quality Content

مبین چوہدری نے تو شروع سے فکر ہی نہ کی تھی اُسکی۔

بس ایک ملازم ہی تھا جو باہر سے سامان لینے کے لیے رکھا تھا۔

عنایہ بیٹا۔ عنایہ بیٹا

نعیمہ کب سے عنایہ کے کمرے کے باہر کھڑی دروازہ بجارہی تھی لیکن مجال ہے جو دروازہ کھولا گیا ہو

ناولز کلب
Club of Quality Content

عنایہ جو کانوں پر تکیہ رکھے نیم اندھیرے کمرے میں دوبارہ سونے کی کوشش میں تھی اس مسلسل دستک نے اسکو سونے نادیا۔

اٹھ کر دروازہ کھولا

کیا ہے کیوں دروازہ بجائے جارہی ہیں کوئی ایسے بجاتا ہے دروازہ۔

ارے میں تو بس تم سے پوچھنے آئی تھی کے آج یونیورسٹی نہیں جانا؟

ظاہر سی بات ہے سو رہی ہوں تو نہیں جانا ہو گا نہ

اب اس میں اتنا زور سے دروازہ پیٹنے کی کیا ضرورت ہے۔ساری نیند خراب کر دی میری

۔

سوسوری میری لاڈو

اچھا فیروز بھائی بتا رہے تھے کہ آج آرہا ہے سکندر۔

کیا سچ ؟آپ سچ کہہ رہی ہیں ؟

وہ جو واپس سونے کی تیاری میں تھی یہ سن خوشی سے اچھل پڑی

آپ مجھے اب بتا رہی ہیں

میں فریش ہو کر آتی ہوں

یہ کہہ کر وہ سیدھا واشروم میں طرف بھاگی۔

ماما آپ تھوڑی دیر آرام کریں پھر تیاری کیجئے گا

جب تک میں آفس سے ہو کر آیا شاید بابا کو کوئی کام ہے۔

اور خبردار آپ کمرے سے باہر نکلیں تو میں آپ سے ناراض ہو جاؤں گا

علی بچوں کی طرح ہونٹ بگاڑتے ہوئے بولا۔

اچھا میری جان میں کہیں نہیں جا رہی وہ مسکراتے ہوئے بولیں۔

اس نے دس منزلہ بلڈنگ کے آگے گاڑی روکی اور گاڑی سے باہر نکل کر بال ٹھیک کرتے ہوئی نگاہیں کسی کی تلاش میں دوڑائیں

اتنے میں ایک لڑکا جو دکھنے میں اسکا ہم عمر ہی تھا اپنے قریب آتا دکھائی دیا

ارے یار کہاں تھے تم؟ علی نے پوچھا۔

بس آپ ہی کے پاس آ رہا تھا علی بابا۔ فرید نے کہا۔

ایک تو تم مجھے علی بابا کہنا بند کرو میرا نام صرف علی ہے تمہارے منہ سے اپنا نام سن کر ایسا لگتا ہے کہ میرے پیچھے چالیس چور بھی آ رہے ہیں۔

اچھا خاصا موڈ خراب ہو ہی چکا تھا فرید کے منہ سے اپنا نام علی بابا سن کر۔

تو پھر آپ ہی بتائیے میں آپکو علی کہتا ہوا اچھا لگوں گا فرید نے پریشان سے پوچھا۔

ہاں کم سے کم علی بابا کہنے سے تو بہت اچھا ہے

وہ کہتا ہوا آگے بڑھ گیا

گارڈ نے اسکو آتا دیکھ گلاس ڈور کھولا اور وہ اندر کی جانب بڑھ گیا

اونچا قد، ہلکا گورا رنگ، گہری براؤن آنکھیں، چہرے پر ہلکی بڑھی ہوئی شیو جو اس نوجوان کو اور بھی خوبرو بناتی تھی، نفاست سے جیل سے سیٹ ہوئے بال، بلیک فارمل شوز ،بلیک پینٹ اور ہلکی آسمانی شرٹ جس کی آستینیں کہنیوں تک فولڈ کرتا ہوا فیروز صاحب کے کمرے کی جانب چلتا چلا گیا۔

ریسیپشن پر بیٹھی دو خواتین میں سے ایک کے چہرے پر حیرانگی تھی جو دور سے بھی دیکھی جاسکتی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

منہ بند کرلو مکھی چلی جائیگی۔ نمرہ نے مہرین کا حیرانگی سے پُر چہرہ دیکھتے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوئے بولا۔

فوراً منہ بند کرتی اسکی طرف مڑی اور کہا ارے نمرہ تم نے دیکھا یہ جو لڑکا ابھی یہاں سے گیا کتنا ہینڈسم تھا۔

پچھلے ایک ہفتے سے تم ہر کسی کو دیکھ کر یہی کہہ رہی ہو

اب ایسا بھی نہیں ہے۔ اکہ بات تو بتاؤ یہ کون ہے کیا یہاں پر جاب کرتا ہے۔

یہ سر علی ہیں۔ باس کے بیٹے اب جاؤ جا کر اپنی جگہ پر بیٹھو اور مجھے اپنا کام کرنے دو نمرہ جواب دیتی اور آخر میں بات ختم کرنے کی تنبیہہ کرتی واپس اپنا کام کرنے لگی۔ مہرین بھی منہ بنا کر اپنی سیٹ پر آ گئی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

جی بابا آپ نے بلایا۔ وہ آفس کا دروازہ کھولتا داخل ہوا۔

فیروز صاحب جو کسی فائل کو دیکھ رہے تھے بند کرتے اُسکو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

جی بتائیے جناب کیا لینگے چائے کافی یا کچھ اور..... فیروز ملک نے طنزیہ کہا

علی سمجھ گیا کے پھر سے کچھ غلط کر بیٹھا ہوں لیکن یاد نہیں آرہا تھا۔

میں نے تو اس بار کچھ بھی نہیں کیا پھر آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں؟ وہ معصومیت چہرے پر سموئے پوچھنے لگا۔

ارے نہیں غلطی تو دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ آپ تو کبھی غلط کر ہی نہیں سکتے۔

یہ بتاؤ ایک ہفتہ پہلے تم نے کسی کام کی ذمہ داری لی تھی وہ ہو گیا؟

اوہ...... وہ تو میں بھول گیا جی۔ یاد آنے پر علی کھسیانی ہنسی ہنستے ہوئے بولا

کب سدھرو گے تم۔ ابھی کچھ دن پہلے تک تو کہہ رہے تھے اب میں بڑا ہو گیا ہوں ذمہ دار ہو گیا ہوں۔

یہ ہے آپکی ذمہ داری؟

فیروز صاحب گھرکتے ہوئے پوچھنے لگے

اچھا بابا جانی آئی ایم سوری۔ غلطی ہو گئی میں ابھی کر دیتا ہوں علی دنیا جہاں کی معصومیت چہرے پر سجائے بولا۔

جی نہیں رہنے دیجئے۔ کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپکے انتظار میں لوگوں کو بٹھائے نہیں رکھونگا

ہو گیا ہے کام اب آپ جا سکتے ہیں فیروز صاحب گیٹ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔

علی بھی چپ چاپ اٹھ کر دروازے سے نکل گیا جانتا تھا دروازے کی طرف اشارہ کرنے کہ مطلب اب کوئی بات نہیں کرنی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شانزے جوڑے میں گرین ٹی کا کپ رکھے لاؤنج میں آ رہی تھی سیڑھیوں سے جلدی میں اترتی عنایہ سے ٹکرائی اور کپ چھلکا جسکی وجہ سے دونوں کے ہاتھ پر گرم گرم گرین ٹی گر گئی۔

دونوں کی چیخیں بلند ہوئیں

نعیمہ جو صوفے پر بیٹھیں کسی رسالے کو دیکھنے میں مصروف تھیں

اپنی بیٹی کو ہاتھ پکڑ کر کھڑا دیکھ فوراً صوفے سے اٹھتی عنایہ کے پاس آئیں۔

عنایہ کا ہاتھ دیکھتے ہوئے شانزے پر چیخنے لگیں۔

دیکھ کر نہیں چل سکتی جلا دیا نا میری بیٹی کا ہاتھ جلتی ہے تو میری بیٹی سے

جا اب کھڑی کیا دیکھ رہی ہے فرسٹ ایڈ لیکر آ

ناولز کلب
Club of Quality Content

نہیں ماما زیادہ نہیں لگی بس ہاتھ دھولوں گی تو ٹھیک ہو جائے گا

اور جائیں آپ اپنا بیگ لیکر آئیں مجھے دیر ہو رہی ہے

شانزے جو فرسٹ ایڈ باکس لینے جا رہی تھی اسکی آنکھوں کا اشارہ سمجھتی اپنے کمرے سے

بیگ لینے چلی گئی۔شانزے کو اب پھر سے عنایہ پر غصّہ انے لگا تھا۔

تم کہاں جا رہی ہو ؟اور یہ کیوں جائیگی تمہارے ساتھ ؟

ابھی بہت کام پڑے ہیں گھر میں وہ کون کریگا اگر یہ چلی جائیگی تو؟

میں سیلون جا رہی ہوں اور پھر وہاں سے شاپنگ کرنے جاؤنگی اب میرے ہاتھ میں چوٹ لگ گئی ہے تو سامان کون پکڑے گا

اسلئے لیکر جا رہی ہوں

اور نوکر آپ نے خود ہٹائیں ہیں تو کام کون کریگا یہ بھی آپ کا مسئلہ ہے کسی اور کا نہیں۔

چلیں آپ تیار ہیں؟

شانزے جو اپنا بیگ لیکر سیڑھیوں سے اُتری تھی عنایہ اپنی ماں کو جواب دیتی شانزے کا ہاتھ پکڑتی دروازے سے نکل گئی۔

انکل گیٹ کھولیں۔ پورچ میں پہنچتے ہی گیٹ پر کھڑے گارڈ کو کہا

۔خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتی شانزے کو بیٹھنے کا اشارہ کرتی گاڑی لے گئی

آپی آپکو زیادہ تو نہیں لگی؟ عنایہ چہرہ اسکی طرف موڑتی فکرمندی سے پوچھنے لگی

ناولز کلب
Club of Quality Content

سامنے دیکھ کر گاڑی چلاؤ ورنہ پھر کسی سے ٹکرا جاؤ گی شانزے عنایہ کے گال پر ہاتھ رکھتی چہرہ سامنے کی طرف کر کے کچھ خفگی کا اظہار کر گئی

آپ مجھ سے ناراض ہیں آپی ؟

ہاں کیوں نہیں ہونا چاہیے تھا کیا؟ کیوں کرتی ہو یہ سب ؟

ہیں میں نے کیا کیا؟ عنایہ حیرانگی سے پوچھنے لگی۔

زیادہ معصوم بننے کی ضرورت نہیں ہے مجھے پتہ ہے یہ سب تم نے جان بوجھ کر کیا ہے؟ شانزے نے سڑک پر نظریں جمائے بولا۔

ہیں کیا کیا میں نے؟ کیوں بچی پر الزام لگا رہی ہیں؟ وہ شرارت سے پوچھنے لگی جانتی تھی اُسکی آپی ایسے ہی بولیں گی ورنہ تو ہمیشہ چپ ہی رہتی ہیں۔

یہ جو تم جان بوجھ کر ٹکرائی تھی اگر زیادہ لگ جاتی تو؟ وہ فکرمندی سے کہنے لگی۔

تو کچھ نہیں تھوڑی سے تکلیف ہوتی بس۔ لاپرواہی سے جواب ملا۔

اور آپکو کیا لگتا ہے ماما آپکو ایسے ہی جانے دیتی میرے ساتھ

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اب کوئی تو بہانہ کرنا تھا اسلئے یہ کر دیا۔آپ بتائیں آپکو زیادہ تو نہیں لگی؟ عنایہ نے پوچھا

نہیں بس ہلکی سی جلن ہو رہی ہے

تو آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا اتنی دیر سے پوچھ رہی ہوں، وہ اب ڈیش بورڈ میں سے ایک ٹیوب نکال کر اسکو دے رہی تھی یہ لگالیں آرام ملے گا

اور تم؟ تمہیں درد نہیں ہو رہا؟ شانزے نے پوچھا

ہو رہا ہے لیکن گاڑی چلانا ضروری ہے ہم مین روڈ پر ہیں ورنہ پھر آپ کہیں گی گاڑی دیکھ کر چلاؤ

وہ ہنستے ہوئے بولی۔

شانزے نے پہلے عنایہ کو کریم لگائی پھر اپنے لگانے لگی

ہائے آپی اتنا کوئی لڑکا محبت نہیں کر سکتا مجھ سے جتنا آپ کرتی ہیں۔عنایہ نے چھیڑا

محبت لفظ سن کر ہی شانزے کا چہرہ لال ہوا

Clubb of Quality Content!

اف آپی ایک تو آپ لگتا ہی نہیں اسی دنیا کی ہیں میں تو جنرل بات کر رہی ہوں اور آپ بلش کر رہی ہیں

عنایہ نے شانزے کے گال کو پیار سے کھینچتے ہوئے بولا۔

اچھا یہ بتاؤ ہم کہاں جا رہے ہیں؟ شانزے نے بات کاٹتے ہوئے بولا

ہم پہلے سیلون جائینگے اُسکے بعد شاپنگ پر اور پھر گھر واپس

اللہ اکبر عنایہ اس میں تو بہت دیر ہو جائے گی

مجھے کھانا بھی بنانا ہے۔ شانزے عنایہ کا پلین سن کر پریشان ہو گئی۔

Clubb of Quality Content!

کیوں خود کو کام میں پھنسایا ہوا ہے آپ نے

اور یہ آپ کا کام نہیں ہے

آپ کو میں کتنا سمجھاؤں

لیکن آپ کی نظر میں میری کوئی ویلیو ہو تو سمجھیں نا

عنایہ کو اب غصہ آنے لگا تھا اسلئے وہ ناراضگی سے کہنے لگی۔

کوئی بات نہیں گھر کا کام ہے اور ویسے بھی اگر میں یہ نہ کروں تو کوئی اور مصروفیات نہیں ہے

ہمم تو یہ بات ہے، کرتی ہوں کچھ جس سے آپکو یہ نہ کرنا پڑے

عنایہ نے سوچنے والے انداز میں کہا

کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں، عنایہ کچھ بھی الٹا سیدھا نہیں کرنا میں بتا رہی ہوں اچھا نہیں ہوگا شانزے نے عنایہ کی بات سن کر رعب میں کہا۔ جسکو پر شانزے چپ ہی رہی۔

تم مجھے ہر بار اپنے ساتھ کیوں لے آتی ہو سیلون مجھے اچھا نہیں لگتا یہ سب۔

شانزے سیلون کی پارکنگ میں گاڑی سے اترتے ہوئے بولی

آپی بس فیشل ہی تو کروانا ہے

اور وہ بھی کونسا کسی کو پتہ چلے گیا

آپ تو ویسے ہی اتنی فریش اور خوبصورت ہیں عنایہ مسکراتے ہوئے بولی۔

یہی تو کہہ رہی ہوں مجھے ضرورت نہیں ہے

اور میں تو ویسے ہی فریش اور خوبصورت ہوں

عنایہ اپنی آپی کی بات کاٹتے ہوئے مزے سے بولی

جس پر شانزے صرف گھور ہی سکی

کیونکہ وہ شانزے کو لے کر سیلون میں داخل ہو چکی تھی

علی کیفے میں بیٹھا اپنے دوستوں کے ساتھ باتوں میں مگن تھا جب اسکا سیل فون بج اٹھا،

ٹیبل سے سیل فون اٹھا کر انجان نمبر دیکھا تو بجنے دیا کیوں کے وہ انجان نمبر کم ہی اٹینڈ کرتا تھا

کیونکہ زیادہ تر لڑکیاں ہی نکلتی تھیں انجان نمبروں کے پیچھے۔ایک بار،دو بار، تین بار جب موبائل بج بج کر تھک گیا تو خود ہی بند ہو گیا۔

موبائل بند دیکھ علی اب دوبارہ سکون سے اپنے دوستوں کی جانب متوجہ ہوا ہی تھا کے موبائل دوبارہ بج اٹھا اب اس نے فون اٹینڈ کیا اور اگلے کی طبیعت صاف کرنے کا ارادہ کیا۔

کون ہیں آپ ؟ کیوں فون کیا ہے مجھے ؟ علی نے پوچھا۔

میں کون ہوں ؟دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

بھا......بھائی۔آپ ؟ کہاں ہیں آپ ؟

ایئرپورٹ پر۔ سکندر نے جواب دیا۔

کونسے ایئرپورٹ پر؟

دبئی کے۔پر سکون جواب۔

ہیں ؟؟ لیکن آپ تو انگلینڈ میں رہتے ہیں ؟

گدھے نمبر دیکھو۔ نمبر پاکستان کا ہے تو ظاہر سی بات ہے میں پاکستان میں ہوں۔

علی نے کان سے فون ہٹا کر نمبر کی یقین دہانی کرنے چاہی۔ نمبر تو واقعی پاکستان کا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا واقعی؟خوشی لہجے سے جھلک رہی تھی۔

لیکن کہاں؟خوشی کے ساتھ ساتھ سامنے والا کا ضبط بھی آزمایا گیا۔

علی میں کراچی ایئرپورٹ پر ہوں اور تمہارا انتظار کر رہا ہوں۔دانت پیس کر جواب دیا گیا۔

اوکے اوکے بھائی میں بس پہنچتا ہوں علی نے کہہ کر فون بند کیا اور دوستوں کو خدا حافظ کہتا کیفے سے باہر نکلا اور گاڑی میں بیٹھتے ہی گاڑی ایئرپورٹ کے راستے پر ڈال دی۔

ناولز کلب
Club of Quality Content

نہیں عنایہ میں کوئی ہیئر کٹنگ نہیں کروا رہی۔شانزے اپنے قریب کھڑی لڑکی کو کٹنگ کا سامان سیٹ کرتے

دیکھ کر غصے سے بولی۔وہ سمجھ گئی تھی ضرور عنایہ کی پلاننگ ہے یہ۔

آپی کیا ہو گیا ہے بس ذرا سی کٹنگ ہو گی زیادہ نہیں۔عنایہ جو چہرے پر ماسک لگوائے آنکھیں بند کئے سیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی شانزے کی آواز پر فٹ سے آنکھیں کھولتی پیار سے سمجھانے لگی۔

جی میم اپ پریشان نا ہوں آپکے فیس پر کٹنگ اچھی لگے گی اور تھوڑے ہی کٹ ہونگے آپکے ہیئر۔ سیلون گرل شانزے کو میٹھی آواز میں سمجھانے لگی۔

نہیں عنایہ مجھے نہیں کروانی۔ شانزے رونی صورت بناتی عنایہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

اپی میں کہ رہی ہوں نہ بہت اچھے لگے گی آپ پر ہیئر کٹنگ آپ کروا کر تو دیکھیں آپکو مجھ پر بھروسہ نہیں ہے۔۔ عنایہ اب اپنی جگہ سے اٹھتی شانزے کے پاس آتی اسکو مناتی بولی۔

اچھا ٹھیک ہے لیکن بال زیادہ نہیں کاٹنا۔ شانزے کو مانتے ہیں بنی

عنایہ جانتی تھی اسکو اپنے بالوں سے بہت پیار ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ایئرپورٹ پر پہنچتے ہی سامنے کھڑا اپنا بھائی نظر آ گیا۔

بھائی........ چیختا ہوا بھاگ کر کر سکندر کے گلے ایسے لگا تھا جیسے سانس لینے کے لیے بھی جگہ نہ چھوڑی ہو اور ٹانگیں سکندر کی کمر پر لاک کر لیں

علی سب دیکھ کر ہنس رہے ہیں

جب کچھ دیر علی سکندر سے الگ نہ ہوا تو سکندر نے اسے جگانا چاہا۔

دیکھنے دیں ایک تو میں اپنے بھائی سے بھی نہ ملوں۔اتنے سالوں بعد مل رہا ہوں اور میں چھوٹا ہوں اور میں آپ سے ایسے ہی ملوں گا۔نم آنکھوں سمیت منہ بسور کر کہتا دوبارہ گلے لگا

اچھا یار۔اگر میں تھکا ہوا نا ہوتا تو تمہیں گھر ایسے ہی لے چلتا۔مسکرا کر کہتے اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھنے لگا جو اونچا لمبا مرد ابھی بچا بنا ہوا تھا

لیکن ابھی میں تھکا ہوا ہوں۔

اوہ سوری۔میں اُتر جاتا ہوں مجھے یاد نہیں رہا کہ آپ تھکے ہوئے ہیں

لیکن آپ نے تو بولا تھا آپ کی فلائٹ پانچ بجے ہے پھر ابھی کیسے اور آپ نے بتایا کیوں نہیں کے آپ جلدی آنے والے ہیں۔علی سامان گاڑی میں رکھتا ہوا پوچھنے لگا

ناول کلب
Clubb of Quality Content

سرپرائز یار اور اگر میں بتا دیتا تو اتنا اچھا ویلکم کیسے ہوتا میرا۔

وہ دونوں اب ادھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے۔

عنایہ اب کیوں گاڑی روک دی ہے اب تو شاپنگ بھی کر لی ہے۔گھر چلو دیر ہو رہی ہے۔

شانزے نے عنایہ کو گاڑی روکتے دیکھ کر پوچھا۔

وہ بنا جواب دیئے ریسٹورانٹ کی جانب بڑھ گئی۔

کچھ دیر ہی گزری تھی جب عنایہ ہاتھوں میں بیگز لیے گاڑی کی طرف آئی۔ بیگ ڈور کھول کر بیگز پچھلی سیٹ پر رکھے اور گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور بیٹھ گئی۔

اس لیے کہ گھر جا کر آپکو کھانا نہ پکانا پڑے۔ کیونکہ مجھے پتہ ہے گھر میں کچھ نہیں پکا ہو گا اور آپ جاتے ہے کچن کا رخ کرتی۔ عنایہ گھر کے راستے پر گاڑی موڑتے ہوئے بولی۔

اچھا جی۔ اور میں نے کتنی دفعہ بولا ہے گاڑی چلاتے ہوئے باتیں نہیں کیا کرو اور سپیڈ کم کر وورنہ پھر کسی سے ٹکرا جاؤ گی۔ شانزے نے فکرمندی اور رعب سے کہا۔

خود ہی کہہ رہی ہیں کے دیر ہو رہی ہے۔ عنایہ سپیڈ تھوڑی تیز کرتے ہوتے بولی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دونوں ڈرائیور نے ایک ساتھ جھٹکے سے بریک پر پاؤں مارا لیکن باوجود کوشش کے دونوں گاڑیاں آپس میں ذرا سی ٹکرا گئیں۔

تم ؟......دونوں ڈرائیور باہر نکل کر ایک ساتھ چلائے

گاڑی چلانا نہیں آتی تو روڈ پر نکلتی کیوں ہو ؟۔علی نے تیز آواز سے بولا۔

تمہاری آنکھیں خراب ہیں تمہیں دکھائی نہیں دیتا کہ سامنے سے گاڑی آرہی ہے۔عنایہ نے لڑنے والے انداز میں حساب برابر کیا۔

آپ اس کی آنکھوں کا علاج کروائیں بیچاری اندھی ہوتی جارہی ہے دن بہ دن۔شانزے جو ان دونوں کو اُلجھتا دیکھ باہر نکل رہی تھی علی فوراً شانزے کے قریب آتا ہوا بولا۔

میں اندھی..؟عنایہ حیرت وصدمے کی ملی جلی کیفیت میں بولی۔

تم اندھے،تمہارا پورا خاندان......واپس اپنی ٹون میں آتی بولنے لگی تھی کے الفاظ منہ ہی کہیں رہ گئے جب سامنے والی گاڑی سے کسی کو نکلتے دیکھا۔

Clubb of Quality Content

چھ فٹ تک اونچا قد، ہلکا گورا رنگ، گہرائی براؤن آنکھیں، چہرے پر نفاست سے بنی ہوئی شیو، ماتھے پر بکھرے بال جو پسینے کے باعث نم ہو کر ماتھے سے چپکے تھے، بلیک پینٹ بلیک شرٹ، بلیک شوز، بائیں ہاتھ میں امپورٹڈ گھڑی جو دیکھنے پر ہی اپنی قیمت بیان کر رہی تھی۔ یہ شخص مردانہ وجاہت کا انمول شاہکار تھا۔

سکندر بھائی آپ.. عنایہ لڑنا چھوڑ خوشی سے چیخ کر سکندر کی طرف بھاگی

دونوں بھائیوں میں کافی مشابہت کی بنا پر عنایہ کو پہچاننے میں مشکل نہیں ہوئی۔

جہاں شانزے حیران تھی اسکے چیخنے پر وہیں علی بھی صدمے کی کیفیت میں تھا اسکی اتنی میٹھی زبان پر۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اب وہ دونوں انتظار میں کھڑے تھے کے کب عنایہ اور سکندر کی باتیں ختم ہوں۔ سکندر تو صرف اسکی بات کا جواب دے رہا تھا جسکا زبان کو بریک لگانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا

ہٹو میرا بھائی بہت تھکا ہوا ہے۔ کیا زبان کو بریک لگانا بھول گئی ہو؟۔ علی نے طنز کیا

سکندر نے مسکراتے چہرے کے ساتھ ایک نظر شانزے کو دیکھا۔ جو چپ چاپ پریشان چہرہ لیے عنایہ اور علی کو دیکھ رہی تھی۔

ہاں جیسے تم گاڑی کو بریک لگانا بھول گئے تھے۔ عنایہ نے بھی فٹ سے کہا۔

وہ دونوں اب دوبارہ شروع ہو چکے تھے۔

شانزے ان دونوں کو دوبارہ لڑتا دیکھ آگے آئی اور عنایہ کا ہاتھ کھیچتی ہوئی گاڑی کی طرف لے گئی۔

سکندر کی ذرا کی ذرا نظر اس کے جلے ہوئے ہاتھ پر پڑی جس پر چھالہ پڑ چکا تھا۔

پھر وہ بھی علی کو لیکر گاڑی کی طرف بڑھ گیا۔

کیا ضرورت تھی اتنی بحث کرنے کی؟ سکندر نے پوچھا۔

بھائی آپکو نہیں پتہ پاگل ہے وہ۔ وہ دن ہی برا تھا جب یہ مبین انکل کے یہاں پیدا ہوئی۔

وہ اتنا برا بھی نہیں ہے تم بھی تو لڑنے لگتی ہو۔ شانزے بولی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

آپی آپ اُسکی حمایت نہ کریں وہ ایسا ہی ہے جیسا میں کہہ رہی ہوں۔ عنایہ نے اپنی آپی کی بات پر بولا

اور وہ کیا علی کے بھائی تھے؟ شانزے نے سرسری پوچھا

کون وہ؟ عنایہ شرارت سے پوچھنے لگی۔

وہی جن سے تم باتیں کر رہی تھیں اسکی شرارت کو بنا سمجھے جواب دیا۔

ہمم تو آپکو برا لگا؟ عنایہ پھر شرارت سے کہنے لگی۔

عنایہ مذاق نہیں۔ شانزے کا لہجہ ایک دم بدلہ۔

جی آپی وہ سکندر بھائی تھے فیروز انکل کے بڑے بیٹے۔ جو باہر گئے ہوئے تھے پڑھنے۔ یاد آیا۔ عنایہ اس کو یاد کرواتی ہوئی کہنے لگی

شانزے کو یاد آیا تھا کہ کیسے وہ عنایہ کو گڑیا گڑیا کہتا پھرتا تھا یہ بات اسکو اچھی لگتی تھی کہ اُسکی لاڈلی بہن کی سکندر ہمیشہ حمایت کرتا تھا۔

اچھا چلو چھوڑو بات ختم کرو اور آئندہ نہیں لڑنا تم۔

شانزے بات ختم کر گئی۔

علی بحث اپنی جگہ ہے لیکن کسی کی بیٹی کے لیے ایسے الفاظ نا قابل قبول ہیں۔ آئندہ میں نا سنوں ایسے الفاظ تمہارے منہ سے۔ سکندر کے لہجے میں حد درجہ وارننگ تھی جسکو سمجھتے علی فوراً سوری کہہ گیا۔

وہ مبین انکل کی بڑی بیٹی شانزے تھی نا؟ سکندر نے پوچھا۔

جی وہ شانزے ہی تھیں۔ وہ شروع سے ہی بہت اچھی ہیں بس یہ عنایہ پتہ نہیں کس پر چلی گئی ہر ٹائم لڑنے کے لئے تیار رہتی ہے۔ علی پھر واپس اپنی دشمن کی تعریفیں کرنے لگا جس پر سکندر نے اسے گھوری سے نوازہ تو اسکا منہ بند ہوا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تھوڑے وقفے کے بعد سکندر نے بات شروع کی

اچھا بھئی یہ بتاؤ ماما کیا کر رہی تھیں جب میں نے تمہیں کال کی اور تم نے کسی کو بتایا تو نہیں ہے میرے آنے کا۔

جب آپ نے کال کی میں کیفے میں تھا اور گھر سے نکلنے سے پہلے میں ماما کو کمرے میں ریسٹ کرنے کے لیے چھوڑ کر آیا تھا

اب علی پچھلے ایک ہفتے کی ساری کہانی سکندر کو سنارہا تھا ساتھ ہی ساتھ بابا کو فون کر کہ بھی بتا چکا تھا اور گھر پہنچنے کا بھی کہہ چکا تھا۔

گھر پہنچتے ہی سامنا بابا سے ہوا اور وہ جا کر جھٹ سے گلے لگا۔۔

اب فیروز ملک سکندر ملک کو مضبوطی سے گلے لگائے کھڑے تھے۔

جاؤ جا کر اپنی ماما سے ملو وہ تو تیار ہو رہی ہیں شاید تمھیں لینے جانے کے لیے۔ تھوڑی دیر بعد دونوں الگ ہوئے تو فیروز صاحب آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے بولے۔

وہ سیڑھیوں پر چڑھتا اوپر کی جانب چل دیا

ٹھک ٹھک... دروازہ بجا۔ آواز سنتے ہی جواب دیا گیا۔ آجاؤ نسرین۔

دروازہ کھلا اور کوئی اندر آیا جسکا عکس وہ ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے میں دیکھتی پہلے تو حیران ہوئیں اور پھر سرعت سے بھاگتی بیٹے کے گلے لگیں۔

اب وہ سکندر کے ساتھ صوفے پر بیٹھی رونے کے ساتھ ساتھ اُسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو چوم رہی تھیں۔

اچھا ماما چپ کر جائیں اب تو آ گیا ہوں نہ۔ جب کافی دیر بعد بھی وہ چپ نہ ہوئیں تو سکندر انکے آنسو صاف کرتے ہوئے لہجے میں محبت سموئے بولا۔

تم نے بتایا کیوں نہیں کے تم جلدی آرہے ہو۔ ایک اور شکوہ۔

اسلئے کے میں آپ سب کو سرپرائز دینا چاہتا تھا۔ سکندر نے زینت بیگم کو خود سے لگاتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب وہ سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے اور ساتھ ہی ساتھ فیروز ملک بیٹے سے انگلینڈ کے بارے میں پوچھ رہے تھے۔

اور زینت بیگم وقفے وقفے سے سکندر کی پلیٹ میں کھانا ڈالنے میں مصروف تھیں۔

کھانا کھا کر سکندر آرام کرنے کیے اپنے کمرے میں جا چکا تھا۔

گھر پہنچتے ہی شانزے نے کچن کا رخ کیا کہ کھانا ڈائننگ پر لگا سکے جبکہ عنایہ شاپنگ بیگز کمرے میں رکھنے چلی گئی۔

وہ کھانا لگا چکی تھی جب نعیمہ چلتی ہوئی آئیں اور کرسی گھسیٹ کر براجمان ہو گئیں

عنایہ بھی اب آ کر بیٹھ گئی اور اپنی پلیٹ میں پیزا سلائس رکھنے لگی کہ اتنے میں اُسکی نظر واپس کچن میں جاتی شانزے پر پڑی۔

آپ کہاں جا رہی ہیں یہیں بیٹھیں اور کھانا کھائیں۔

جہاں شانزے خوف چہرہ لیے کرسی گھسیٹ کر بیٹھی وہیں نعیمہ صرف شانزے کو گھور ہی سکیں کیونکہ جانتی تھی کچھ کہنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے اپنی اولاد کے سامنے۔

کچن سمیٹنے کے بعد وہ شام کی چائے کی تیاری کرنے لگی کہ اتنے میں نعیمہ کچن میں داخل ہوئیں اور غصے سے کہا۔

میرے بچوں سے دور رہا کر تو۔ پتہ نہیں کیا جادو کیا ہے کہ سارے ہی حمایت کرتے ہیں۔ اگر اب تُو نظر آئی بھی ارد گرد تو تُو جانتی ہے میں کیا کرونگی تیرے ساتھ۔

بچپن کا ڈر اسکے اندر ایسے بیٹھا تھا کہ وہ آج بھی اندھیرے سے خوف کھاتی تھی یہاں تک کہ رات سوتے وقت بھی ایک سائڈ لیمپ جلاتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

رات کے کھانے سے فارغ ہو کر سب لاؤنج میں آکر بیٹھے ہی تھے کے مبین چوہدری اور نعیمہ سامنے دروازے سے داخل ہوتے دکھائی دیے۔

پڑوسی ہونے کے ساتھ ساتھ مبین چوہدری اور فیروز ملک اچھے دوست بھی تھے۔

سکندر اور علی نے آگے بڑھ کر سلام کیا اور مبین چوہدری سکندر سے بغل گیر ہوتے ہوئے حال احوال پوچھنے لگے۔

حال احوال پوچھنے کے بعد زینت بیگم اور نعیمہ، مبین چوہدری اور فیروز ملک، اپنی اپنی باتوں میں مشغول ہو گئے اب سکندر اور علی کو وقفے وقفے سے کبھی ادھر کی تو کبھی اُدھر خواتین کی باتوں میں ہوں ہاں میں جواب دینا پڑ رہا تھا

Clubb of Quality Content

کیونکہ دونوں کو کوئی بات بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ ادھر کی سنتے تھے تو اُدھر سے پکارے جاتے اور اُدھر کی سنتے تو ادھر سے پکارے جاتے۔ اچھے پھنسے تھے۔۔

اب میں سوچ رہی تھی کے سکندر کے آنے کی خوشی میں ایک چھوٹی سی پارٹی رکھ لوں پرسوں۔ زینت بیگم نے پوچھا۔

سکندر چاہتے ہوئے بھی منع نہیں کر پایا تھا کیوں کہ سب کے چہروں پر خوشی دیکھنے لائق تھی۔

بھابھی یہ تو بہت ہی اچھی بات ہے۔ مبین نے مسکرا کر کہا۔

اب وہ اپنے شوہر فیروز ملک کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔

جس پر انہوں نے جی بیگم جیسی آپکی مرضی مسکرا کر کہا۔

اب زینت بیگم اور نعیمہ پارٹی کے حوالے سے بات کرنے میں محو ہو گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپی آپکو سکندر بھائی کیسے لگے؟

رات کے کھانے کے بعد عنایہ اپنا ڈیرہ شانزے کے۔ کمرے میں ہی جماتی تھی۔

کیا مطلب؟ صحیح ہیں۔ شانزے کتابوں کو شیلف میں ترتیب دیتے ہوئی بولی

مطلب ایسے ہی پوچھ رہی تھی۔ مجھے لگا کہ وہ آپکو برے لگتے ہیں۔

مجھے کیوں برے لگیں گے۔

اور تم یہ کیوں پوچھ رہی ہو؟ شانزے نے ایک کتاب اٹھاتے مڑ کر پوچھا۔

ایسے ہی پوچھ رہی تھی جو مجھے لگا میں نے پوچھ لیا۔عنایہ نے کندھے اچکاتے جواب دیا۔

اب شانزے کتاب کھول کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

اچھا اشعر کہاں ہیں؟ نظر نہیں آیا مجھے۔شانزے نے پوچھا

ارے وہ بیچارہ اسائنمنٹ بنانے میں بزی ہے۔

پھر تم یہاں پر کیوں بیٹھی ہو؟ تمہارے اسائنمنٹ کیسے بنیں گے۔؟

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہی ہی ہی......اشعر ہی بنائے گا

دانت نکال کر کہتی

کیوں تم خود کیوں نہیں بناتی؟اور اگر وہ تمہارے اسائنمنٹ بنائے گا تو خود کب پڑھے گا

شانزے عنایہ کو گھورتے ہوئے بولی

آپی میرا دل نہیں چاہ رہا تھا اور کل لاسٹ ڈیٹ ہے جمع کروانے کی،اسلئے میں نے اشعر کو

بول دیا اور

وہ بھی شریف نہیں ہے بہن کے کام بھی پیسے لیکر کرتا ہے۔

عنایہ نے منہ بنا کر کہا

اگلے دن دوپہر کے کھانے کے بعد چار ملازمائیں قطار میں سر جھکائے نعیمہ کے سامنے کھڑی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کون ہیں آپ لوگ؟ کس نے بلایا ہے آپکو؟ نعیمہ نے پوچھا۔

جی ہمیں کام کے لیے بلایا ہے عنایہ بی بی نے۔

اتنے میں عنایہ سیڑھیوں سے اترتی لاؤنج میں آئی اور صوفے پر بیٹھی نعیمہ کو مکمل نظر انداز کرتی اب اُن کا انٹرویو لینا شروع ہو چکی تھی۔

آپ لوگوں نے اس سے پہلے کہیں کام کیا ہے؟

جی بی بی جی۔ سر جھکائے کھڑی چاروں نے جواب دیا۔

آپ لوگوں کو سارا کام آتا ہے گھر کا؟

جی بی بی جی۔ ہمیں سار کام اتا ہے۔

آپ لوگوں کو آج سے اس گھر کا سارا کام کرنا ہے اور ساری باتیں تنخواہ کے یا کسی بھی حوالے سے آپ لوگ مجھ سے ہی کریں گی

آخری بات اپنی ماں کو ٹیڑھی نظروں سے دیکھتے کہنے لگی۔

چھوٹے۔۔۔عنایہ نے آواز لگائی۔

جی بی بی جی۔ چھوٹے فوراً چراغ کے جن کی طرح حاضر ہوا۔

ان کو لے جاؤ گھر دیکھاد و اور کام بھی سمجھ دینا۔ عنایہ نے چھوٹے کو چند اور ہدایتیں دے کر بھیج دیا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیا ضرورت تھی انکو رکھنے کی۔ نعیمہ بولیں

ضرورت تھی اور یہی تو آپکو نظر نہیں آتا۔ آپ نوکرانی سمجھتی ہیں آپی کو۔ یہ بات دیہان سے سن لیں کہ جتنا یہ گھر ہمارا ہے اتنا ہی اُنکا بھی ہے اسلئے انہیں نوکروں کی طرح ٹریٹ کرنا بند کردیں۔

ابھی تک آپ اپنے دل کو نرم نہیں کر پائیں ارے وہ تو آپکو کچھ کہتی بھی نہیں ہیں۔ پھر بھی آپ ایسا کرتی ہیں۔

اور اب اگر ملازماؤں کے علاوہ کسی نے کام کیا تو اس گھر کا میں کیا حال کرونگی آپ سوچ بھی نہیں سکتی۔

کسی سے مراد اچھی طرح جانتی تھی نعیمہ۔

اور ملازماؤں کو نکالنے کے بارے میں آپ سوچیے گا بھی نہیں۔ غصے سے چیخ کر کہتی تن فن کرتی واپس اوپر چلی گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

جب اپنا ہی انڈا گندا ہو تو دوسرے کے چوزوں کو کیا کہیں۔ نعیمہ صوفے پر ہی بیٹھی جلتی کڑتی اور پتہ نہیں کیا کیا کہہ رہی تھی لیکن یہ آخری بات تھی جو عنایہ نے کمرے سے نکلتے ہوئے سنی۔

علی اور سکندر دونوں لاؤنج میں بیٹھے گفتگو میں مگن تھے جب داخلی دروازے سے ایک خوبصورت حسینہ سلیولیس ٹاپ ٹائیٹ جینز اور منہ پر میکپ کیے مخصوص چال چلتی ہوئے آتی دکھائی دی۔ (یہ تھیں فیروز ملک کی چھوٹی بہن نازیہ کی بیٹی تانیہ جسکو پیار سے سب ٹینا کہتے تھی۔ نازیہ کی شادی اچھے گھرانے میں ہوئی تھی اور دو بچے تھے ایک بیٹا اور ایک بیٹی، بیٹا کا نام ایان تھا جو سکندر کے ہم عمر تھا۔ اور بیٹی تانیہ جو سکندر سے عمر میں چھوٹی تھی اور علی سے بڑی تھی۔)

آگئی بھائی آپکی دوست۔ علی نے منہ پر ہاتھ رکھے کہا۔

تم ٹوٹے ہوئے منہ کے ساتھ بہت برے لگو گے۔سکندر نے دانت پیستے بظاہر مسکراتے ہوئے کہا۔

ہائے سکندر۔۔۔وہ چلتی ہوئے سکندر کے پاس آرکی اور سکندر کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا

ہائے۔ تمہیں پتہ ہے میں لڑکیوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔سکندر نے اسکے بڑھے ہوئے ہاتھ کو دیکھ کہا۔

اوہ کم آن سکندر اتنے سال باہر رہ کر بھی تم بلکل نہیں بدلے۔ہاتھ ملانے میں کیا حرج ہے ٹینا نے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اتنے میں زینت بیگم بھی لاؤنج میں آچکیں تھیں

ٹینا بیٹا تم کب آئی ؟زینت بیگم نے پوچھا۔

ممانی بس ابھی آئی ہوں اور آپ بتائیں کیسی ہیں ؟

میں بلکل ٹھیک تم بتاؤ کسی ہو؟نازیہ کیسی ہے ؟

ممانی میں بھی ٹھیک ہوں ماما بھی ٹھیک ہیں اور آپ لوگوں نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ سکندر آچکا ہے۔

بھائی ہمیں سرپرائز دینا چاہتے تھے۔زینت بیگم کچھ بولتی اس سے پہلے ہی علی بول پڑا۔

اوہ...یہ تو بہت اچھا سرپرائز ملا ہے پھر ہمیں۔ٹینا نے مسکراتے ہوئے کہا

میرا مطلب تھا ہم گھر والوں کو سرپرائز دینا چاہتے تھے۔علی گھر والوں پر زور دیکر بولا۔

ہاں میں بھی تو یہی کہہ رہی ہوں۔ٹینا اب کے سمجھ کے بھی نا سمجھ بن گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

تھوڑی دیر ٹینا کی باتوں میں ہی گزری تھی کہ علی صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

چلیں بھائی ہمیں کام سے جانا تھا نا۔

میں ابھی آئی ہوں اور تم جا رہے ہو؟ٹینا نے افسوس سے سکندر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

ہمیں. ؟ہاں ہمیں جانا تھا.... ٹھیک ہیں ماما ہم تھوڑی دیر میں آتے ہیں سکندر جو فوراً سے بات سمجھ نہ پایا تھا علی کی آنکھوں میں دیکھ کر بات کو سمجھ گیا اور سمجھنے والے انداز میں سر ہلا کر زینت بیگم کو آگاہ کیا۔

اب زینت بیگم ٹینا کو کو پارٹی کے حوالے سے دعوت دے رہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چلیں نا آپی۔ عنایہ جو غصّہ ٹھنڈا کرنے کے بعد اب شانزے کے سر پر سوار تھی

کیوں چلنا ہے۔ ابھی جو شاپنگ کی تھی اسکا کیا کرینگے۔ بس میرے پاس وہ ہے میں وہی پہن لو نگی۔

کیا ہے بھئی، وہ کپڑے پارٹی میں پہننے والے نہیں ہیں۔

میں تمہیں بتا چکی ہوں میں پارٹی میں نہیں جاؤ نگی۔

ہاں دیکھی جائے گی ابھی تو چلیں۔ عنایہ بضد ہوئی۔

شانزے جانتی تھی اب اس نے اپنی منوا کر ہی چھوڑنا تھا اسلئے اسکے ساتھ چل دی۔

علی اب بتاؤ گے ہم جا کہاں رہے ہیں؟ سکندر نے چلتی ہوئی گاڑی میں بیٹھے ہوئے پوچھا۔

کل پارٹی کے لیے شاپنگ کرنے۔ علی نے گاڑی میں چلتے میوزک کی آواز ہلکی کرتے ہوئے کہا۔

علی کیا ضرورت ہے شاپنگ کی۔ سکندر کوفت سے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بھائی..... علی کی تنبیہہ آواز کہ جیسے اسکو یہ بات اچھی نہیں لگی اور وہ نہیں سنے گا

سکندر بھی اسکی ضد کو جانتا تھا کہ اسنے کسی کی نہیں سننی۔ اسلئے یہ بات ختم کر کہ اب وہ دونوں ادھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے۔

وہ اور عنایہ جیولری سیکشن سے نکلی فوڈ کورٹ جا رہی تھیں کہ سامنا سکندر اور علی سے ہوا جن کا اپنی شاپنگ کر کے اب فوڈ کورٹ جانے کا ارادہ تھا

السلام علیکم سکندر بھائی؟ کیسے ہیں آپ ؟اور یہاں کیسے ؟

وعلیکم السلام، بھائی ٹھیک ہیں،اور وہ کیا ہے نا یہاں پر انسان شاپنگ کرنے ہی آتے ہیں۔ علی، سکندر کے کچھ بولنے سے پہلے ہی بول پڑا۔

اچھا تو بھائی پھر آپ اپنے ساتھ انسانوں کو ہی لے کر آتے۔ عنایہ بھی حساب برابر کرنے والوں میں سے تھی سکندر کو مسکراتے ہوئے

کہنے لگی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اسکی بات سن علی کے تو سر پر لگی تلووں پر بجھی والا حال تھا جس کو دیکھ کر سکندر نے علی کو چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

آج پھر اُسکی نظر غیر ارادی طور پر سامنے کھڑی شانزے کے ہاتھ پر پڑی جواب کافی بہتر ہو چکا تھا لیکن نشان ابھی بھی تھا۔

اوکے بھائی۔ابھی تو ہم فوڈ کورٹ جا رہے ہیں پھر پارٹی میں ملیں گے عنایہ کہتی مڑنے ہی لگی تھی کہ سکندر کی آواز پر رکی اور دل میں خوشی ہوئی۔

ارے آپ لوگ ہمارے ساتھ چلیں ہم لوگ بھی فوڈ کورٹ ہی جا رہے ہیں۔سکندر نے آفر کی۔

عنایہ کو راضی ہوتا دیکھ جہاں شانزے اسکو گھور رہی تھی وہیں علی کے ماتھے پر بھی تیوری چڑھی۔

Clubb of Quality Content!

اب وہ لوگ اپنے اپنے آرڈر کے ساتھ ٹیبل پر بیٹھے کھانے کے دوران ہلکی پھلکی باتیں بھی کر رہے تھے۔

سکندر کی نظریں بار بار شانزے کے اوپر جا رہی تھی۔

درمیانہ قد، گوری رنگت، کالی آنکھیں جن پر گھنی پلکیں بسیرا کیے ہوئے تھیں، چہرے پر آئی چند آوارہ لٹیں جو عنایہ کی ضد کی وجہ سے ہیئر کٹنگ ہوئی تھی، گلابی لب، چہرے پر چھوٹی سی ناک، خوبصورت و نازک سی جسامت کی مالک لڑکی جو گرمی ہونے باعث بھی اپنے اِرد گرد شال لپیٹے علی سے باتیں کر رہی تھی۔

کسی کی نظریں خود پر جمی ہوئی محسوس کر کے جیسے ہی نظریں اٹھائیں تو سامنا گہری براؤن آنکھوں سے ہوا سکندر اس اچانک اُفتاد پر جذبذب ہوتا فوراً نظریں پھیر گیا اور اپنی کافی کی طرف متوجہ ہوا جو ٹھنڈی ہو چکی تھی آج پہلی بار تھا کہ اس نے ٹھنڈی کافی پی تھی اور پہلی بار تھا کہ اسنے کسی لڑکی کو ایسے دیکھا تھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپی چلیں؟ تھوڑی دیر بعد عنایہ کھڑی ہوئی اور شانزے سے پوچھنے لگی لیکن ساتھ ہی علی کو گھورنا نا بھولی۔

ہاں چلو، جو پہلے ہی کنفیوز ہوئی بیٹھی تھی سکندر کی وجہ سے، فوراً سے سیٹ سے کھڑی ہو گئی جس چکر میں ٹیبل پر رکھا جوس کا آدھا گلاس گر کر اسکے کپڑوں پر آیا۔

آپ کو لگی تو نہیں، سکندر کے پوچھنے پر پریشانی اسکے لہجے سے واضح تھی۔

علی سکندر کے اس لب و لہجے میں پوچھنے پر حیران تھا کیوں کہ اسکا بھائی تو چند ہی لوگوں کی فکر کرتا تھا جنکو وہ جانتا تھا لیکن شانزے سے تو آج ہی ملاقات ہوئی ہے اس سے پہلے تو علی کو یاد نہیں پڑتا کے اسنے کبھی سکندر اور شانزے کو بات کرتے دیکھا ہو۔

کیا ہوا آپی آرام سے ؟ آپ ٹھیک ہیں ؟۔عنایہ نے پوچھا۔

ہاں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔اٹک کر جواب دیا گیا۔

اچھا چلیں آئیں آپ یہ صاف کر لیں۔عنایہ واشروم کی جانب اشارہ کرتی اسکو چلنے کا کہنے لگی۔

نہیں میں ٹھیک ہوں تم۔۔۔تم گھر چلو بس۔شانزے نے رعب جمانے کی کوشش کی جو اس وقت مشکل لگ رہا تھا۔

اب وہ دونوں گاڑی میں بیٹھی گھر کی طرف روانہ تھی کے اچانک عنایہ کی آواز گاڑی میں اُبھری۔

آپی آپ کو کیا ہوا تھا اچانک۔اب تو آپ بلکل ٹھیک لگ رہی ہیں مجھے۔

چپ کر کے گاڑی چلاؤ کتنی دفعہ کہا ہے کہ ڈرائیونگ کے دوران باتیں نا کیا کرو۔

شانزے جو پہلے ہی سکندر نظروں سے خائف تھی غصّے سے کہنے لگی۔

عنایہ جس نے سکندر کا دیکھنا اور پھر اپنی آپی کا کنفیوز ہونا نوٹ کیا تھا جواب ملتے ہی مسکراہٹ ضبط کی اور چپ ہو کر گاڑی چلانے لگی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

رات ہو چکی تھی سب اپنے کمروں میں جا چکے تھے جب علی کچھ سوچ کر سکندر کے کمرے میں آدھمکا۔دھڑام سے دروازہ کھول کر آیا

اس کے اچانک اس طرح سے آنے پر سکندر جو لیپ ٹاپ میں کچھ کام کرنے میں مصروف تھا چونکا سر اٹھا کر دیکھا تو مسکرایا۔

اب دونوں ادھر اُدھر کی باتیں کر رہے تھے اور سکندر ساتھ لیپ ٹاپ بھی کھولے بیٹھا تھا۔

جب اچانک علی بولا۔

بھائی آپ کل کیا پہن رہے ہیں؟ مطلب کونسا کلر؟

تم تو مجھ سے ایسے پوچھ رہے ہو جیسے میں کوئی لڑکی ہوں؟

یار بھائی بتائیں نا۔

یار۔۔۔ابھی سوچا تو نہیں ہے لیکن میں سوچ رہا تھا کے وائٹ کرتا شلوار پہن لوں۔اور تم؟

میں سوچ رہا تھا بلیو پہن لوں لیکن آج اس چھپکلی کے پاس بلیو سوٹ دیکھ کر دل ہی خراب ہو گیا۔

کون چھپکلی؟ سکندر نے اچھنبے سے پوچھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہی شانزے کی بہن۔ چھپکلی۔ ایسے کہا گیا جیسے وہ سامنے ہی ہو۔

یار تمہیں مسئلہ کیا اس سے۔ پیاری تو ہے وہ۔

بھائی آپ اسے جانتے نہیں ہیں نہ اسلئے ایسا کہہ رہے ہیں میں جانتا ہوں اسے، بلکہ جھیلتا ہوں۔

ہمم تو تمہیں کیسے پتہ وہ اسی کا سوٹ ہے ہو سکتا ہے وہ کسی اور کا ہو

سکندر جانتا تھا دونوں ایک دوسرے کے جانی دشمن ہیں کبھی نہیں مانیں گے ایک دوسرے کی اچھائی اسلئے بات ہی ختم کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

نہیں وہ اسی کا تھا دیکھا نہیں آپ نے شانزے کے بیگ میں بلیک کلر کا سوٹ تھا اور اسکے بیگ میں بلیو کلر کا سوٹ تھا۔ اپنی بات علی کر چکا تھا۔

علی ویسے کسی کے بیگ میں جھانکنا بہت غلط حرکت ہے. سکندر نے اُسے شرم دلانی چاہی

۔

محبت اور جنگ میں سب جائز ہے اور ویسے بھی میں نے جھانکا نہیں تھا وہ تو بس ویسے ہی نظر پڑ گئی۔ علی نے سکندر کی بات پر کندھے اُچکاتے ہوئے کہا۔

یار اچھا ایک بات تو بتاؤ؟ سکندر بولا۔

جی بھائی پوچھیں۔ علی نے کہا۔

جو شانزے ہے کیا یہ ابھی بھی کم بولتی ہے؟اور کیا آنٹی کا رویہ ابھی بھی نہیں بدلا اسکے ساتھ؟ سَر سَری سا انداز اپنایا گیا۔

کم تو نہیں بولتیں میرے ساتھ تو صحیح بات کرتی ہیں، ہاں جن لوگوں سے گھلتی ملتی نہیں ہیں اُن سے بات نہیں کرتی لیکن دو دن سے کچھ ٹھیک تو مجھے بھی نہیں لگ رہیں۔ شوشہ چھوڑا گیا۔

ہاں شاید اُسکے ہاتھ پر چوٹ لگی ہوئی تھی شاید اس وجہ سے۔ جہاں سکندر نے اچانک خود کے کہے گئے الفاظ پر غور کیا تو کچھ لمحے کے لیے لیپ ٹاپ پر کچھ ٹاپ کرتی اُنگلیاں تھمی۔ وہیں یہ بات علی کے لیے بھی حیرانی والی تھی کیونکہ علی جو خود اتنی دیر باتیں کرتا رہا تھا شانزے کے ساتھ لیکن اس نے نہیں دیکھا کے کس ہاتھ میں چوٹ لگی ہے اور چوٹ لگی بھی ہی یا نہیں۔

آنٹی کا رویہ کیسا ہے؟ بات کو گمایا گیا سکندر کی طرف سے۔

Clubb of Quality Content!

اب کا تو مجھے نہیں پتہ لیکن انسانوں کی فطرت کہاں بدلتی ہے بس جب برے انسان کمزور ہوتے تو خم آتا ہے ان میں۔ ورنہ وہ اکڑ کر رہنا ہی پسند کرتے ہیں اور حیرت کی بات یہ ہے کہ انہیں معلوم ہی نہیں ہوتا کے وہ اکڑ میں کتنے لوگوں کو تکلیف پہنچا رہے ہیں یا معلوم ہونے کے باوجود بھی انہیں اپنا غرور و طنطنہ اچھا لگتا ہے۔

صحیح کہا تم نے۔۔ یار تم تو واقعی سمجھدار ہو گئے ہو۔ سکندر نے مسکراتے ہوئے سراہا۔

بس بھائی دیکھ لیں۔

علی نے اپنے کالر کو کھڑے کرتے ہوئے کہا۔

پارٹی کا انتظام گھر کے لان میں ہی کیا گیا تھا۔ ساری تیاریاں مکمل ہو چکی تھیں۔ مہمان انا شروع ہو چکے تھے۔ لیکن جس گھر میں دعوت تھی وہاں کے چشم و چراغ ہی غائب تھے۔ جن کے انتظار میں

کئی لوگ خاص طور پر لڑکیاں گھائل ہو رہیں تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زینت بیگم جو ایونٹ منیجر کے ساتھ بات کرتی اگے بڑھ رہیں تھیں نازیہ پھوپھو کی آواز پر رکی اور منیجر کو جانے کا اشارہ کیا۔اور نازیہ کی طرف مسکراتی ہوئی متوجہ ہوئیں۔

بھابھی بھئی کہاں ہے میرے لاڈلے بھتیجے نظر ہی نہیں آرہے۔ پھپھو آگئی ہیں اور وہ ابھی تک نہیں آئے۔

ارے بس وہ ابھی آہی رہے ہونگے تم جانتی تو ہو علی کو، ضرور اسی کی وجہ سے لیٹ ہیں۔

چلو تم باتیں کرو میں ذرا سب کو دیکھ لوں۔زینت بیگم دو چار باتیں کر کے مسکرا کر کہتی اب دوسرے آنے والے مہمانوں سے ملنے آگے بڑھ گئیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آپی آپ ماما کی وجہ سے نہیں جارہیں؟ عنایہ جو کب سے شانزے کے سر ہوئی اسکو پارٹی میں لے جانے کی تگ ودو میں تھی کہنے لگی۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ شانزے نے بمشکل سر سری سے انداز اپناتے ہوئے جواب دیا اب وہ کیا بتاتی کے ماما تو الگ ناراض ہوتی لیکن کوئی اور بھی تھا جسکی وجہ سے وہ جانے سے کترا رہی تھی

اگر بتا دیتی تو عنایہ تو اسکا آدھا دماغ یہیں کھا جاتی۔

بس تو پھر آپ چل رہیں ہیں۔ بات ختم۔ عنایہ سمجھ گئی تھی کے ضد سے ہی کم چلانا پڑے گا۔

جائیں جا کر تیار ہوئیں سب تیار ہو چکے ہیں۔ عنایہ نے وارڈروب سے کپڑے نکال کر اس کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے اسکو واشروم میں جانے کا اشارہ کیا۔

شانزے نے اسکے ہاتھ سے جھپٹنے والے انداز میں کپڑے لیے اور اسکو گھورتی ہوئی واشروم چلی گئی کیونکہ جانتی تھی عنایہ کو اب کچھ بھی کہنا کا کوئی فائدہ نہیں ہے اور ویسے بھی وہ اب کیا بتاتی کہ ماما تو الگ ناراض ہوتی لیکن کوئی اور بھی تھا جسکی وجہ سے وہ جانے سے کترا رہی تھی

اگر بتا دیتی تو عنایہ تو اسکا آدھا دماغ یہیں کھا جاتی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

بھائی آپ ابھی تک تیار نہیں ہوئے نیچے سب...... علی جو تیز تیز بولتا ہوا سکندر کے کمرے میں داخل ہوا تھا سکندر کو فل بلیک تھری پیس سوٹ میں دیکھ کر حیران ہوا اور آدھے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے۔

واہ بھائی۔ کیا لگ رہے ہیں۔ لیکن آپ تو کہہ رہے تھے کے آپ وائٹ کلر پہنے گے۔

ہاں یار بولا تھا لیکن وائٹ سوٹ پر کافی گر گئی۔ سائڈ ٹیبل پر رکھے کافی کپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

اب سکندر اسے کیا بتاتا کہ لاکھ روکنے کے باوجود بھی اُسکے دل نے آج کیلئے بلیک سوٹ کا انتخاب کیا اور غیر اِرادی طور پر وہ دو دن سے شانزے کے بارے میں ہی سوچے جا رہا تھا۔ وہ یہ سب کیوں کر رہا تھا اُسے خود سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ ایسا نہیں تھا کہ اُس نے خوبصورت لڑکیاں دیکھی نہیں تھیں وہ مغربی معاشرے میں رہا تھا جہاں اُسنے سب دیکھا تھا۔ کیا خوبصورتی اور کیا آزادی۔ لیکن وہ پھر بھی اس معاشرے میں خود کو کبھی ایڈجسٹ ہوتا نہیں دیکھ سکا۔

وہاں پر لڑکے لڑکیوں کا ایک دوسرے سے بیہودہ مذاق مستی کرنا۔ ایک دوسرے سے تعلقات بنانا اُسے کبھی پسند نہیں رہا۔۔

Clubb of Quality Content

لیکن اگر مجھے پتہ ہوتا کہ تم بھی وائٹ پہنو گے تو میں بھی یہی پہنتا۔

آپ کیسے پہنتے کافی گرا ہوا سوٹ ؟علی نے پوچھا۔

ہاں یار.... مصنوعی اُداسی سے جواب دیا گیا۔

اگر آپ تیار ہیں تو نیچے چلیں ؟سب آپکا انتظار کر رہے ہیں۔اور خاص طور پر ٹینا۔آخر میں شرارتی انداز اپنایا گیا۔

آہ بھائیییییییی.... سکندر نے پاس سے گزرتے ہوئے علی کے پیٹ میں گھونسا مارا جس پر علی کی چیخ برآمد ہوئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

عنایہ عنایہ۔۔۔۔۔نعیمہ سیڑھیوں سے اُتر کر لاؤنج میں آتی بولیں جہاں اشعر اور مبین تیار بیٹھے انتظار کر رہے تھے۔

آواز سن کر عنایہ جو وائٹ قمیض وائٹ چوڑی دار پاجامہ اور ہم رنگ دوپٹہ پہنے سیڑھیوں سے اترتی آئی اور آکر صوفے پر اشعر کے برابر میں بیٹھ گئی۔

ماشاءاللہ ماشاءاللہ۔نعیمہ اپنی بیٹی کی بلائیں اتارنے لگیں۔

اب بیٹھے کیوں ہو تم لوگ۔ چلو بھئی۔ نعیمہ نے کہا

ماما آپ لوگ چلیں ہم آرہے ہیں۔اشعر بولا۔

تو تم لوگ کس کے انتظار میں بیٹھے ہو؟ چلو۔

نعیمہ نے پوچھا کیونکہ اپنی بیٹی سے اُنہیں جو اُمید تھی وہ آج کے دن نہیں چاہتی تھیں کہ پوری ہو۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

آپی کے۔اشعر کا جواب سن کر نعیمہ کا سر گھوما کہ اُسکے بچے جس کی حمایت کرتے تھے وہ انہی کبھی پسند نہ تھی۔

بابا آپ اور ماما چلیں ہم تینوں آرہے ہیں جب تک۔عنایہ نے مبین چوہدری کو مخاطب کیا اور ایسے کہا جیسے اسے اب کوئی بات نہ کرنی ہو۔

اپنی بیٹی کی بات سن کر مبین چوہدری مسکرا کر صوفے سے اٹھ گئے اور قدم باہر کی جانب بڑھا دیے۔

جس پر ناچار نعیمہ کو بھی اُن کی تقلید کرنی پڑی وہ کچھ کہنا تو چاہتی تھیں لیکن اپنی بیٹی کے تیور دیکھ کر چپ رہی اور چلی گئیں۔

وہ جبران کی کہی بات پر عمل کرتی آئی تھی وہ بڑا بھائی تھا اور وہ جو کہہ کر گیا تھا غلط نہ تھا(جانے سے ایک رات پہلے وہ عنایہ کے کمرے میں آیا جس پر عنایہ بھائی کے گلے لگی رونا شروع ہو چکی تھی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گڑیا رونا تو بند کرو اور میری بات سنو

عنایہ نے آنسو صاف کرتے اپنے بھائی کی طرف دیکھا

میں تمہیں ایک ذمہ داری دے کر جا رہا ہوں

پہلی بات اب تمہیں رونا نہیں ہے میری گڑیا تو اسٹرونگ ہے نہ۔

جس پر عنایہ کی گردن ہاں میں ہلی۔

اور اہم بات اب تمہیں آپی کا ویسے ہی خیال رکھنا ہے جیسے میں رکھتا ہوں او کے

لیکن اس کام کو کرنے کی لیے تمہیں رونا بند کرنا پڑے گا اور ویسے بھی میری گڑیا تو بہت

اسٹرونگ ہے۔

جی بھائی میں بہت اسٹرونگ ہوں اور آپی کا بہت خیال رکھوں گی بلکل ویسے ہی جیسے

آپ رکھتے ہیں۔

لیکن بھائی آپ مجھے بہت یاد آئینگے۔آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے مسکراتے ہوئے

بولی۔

جبران جانتا تھا عنایہ عمر میں چھوٹی تھی لیکن کمزور لڑکی نہیں تھی۔اسکو جو کام دیا گیا ہے

وہ کرلے گی۔وہ اسکا سر تھپتھپاتے ہوئے اپنی آنکھوں میں آئی نمی کو صاف کرتے ہوئے چلا

گیا۔)

---

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

بلیک تھری پیس سوٹ میں ایک خوبرو چھبیس ستائیس سالہ مرد لان میں داخل ہوا جس کے ساتھ بائیس تیئس سالہ جوان جو تقریباً اسکا ہمشکل تھا وائٹ کرتا شلوار پہنے فون پر بات کرتا آرہا تھا۔

اب ملنے ملانے کا ماحول ختم ہوا تو سکندر سب سے الگ کھڑا تھا اور اسکی نگاہیں کسی کی سر سری تلاش میں مصروف تھیں کہ اچانک ٹینا ہاتھ میں دو سافٹ ڈرنک کے گلاس لیے اسکی جانب آئی۔

ہائے۔۔ سکندر کیسے ہو؟ تم تو ہمیں بھول ہی گئے ہو لگتا ہے۔ٹینا اسکی طرف ایک گلاس بڑھاتے ہوئے بولی جسکو سکندر نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے تھام لیا۔اب کی بار ٹینا نے ہاتھ ملانے کی غلطی نا کی تھی۔

ہمم صحیح کہہ رہی ہو۔ سرسری سے انداز میں جواب دیا۔

کک کیا یہ پیییا!!!!!؟ صدمے کے مارے ٹینا کی آواز تیز ہوئی۔

نہیں۔۔ نہیں میرا وہ مطلب نہیں تھا۔ میں کچھ اور کہنے والا تھا۔ سکندر اسکی آواز پر چونکا اور خود کو کمپوز کر کے کہا۔

Clubb of Quality Content

اوہ اچھا۔ کسی کا ویٹ کر رہے ہو سکندر کی نگاہیں بار بار دروازے کی طرف جاتے دیکھ ٹینا سے رہا نہ گیا تو پوچھ لیا۔

ہاں ایک دوست کا پہلی مرتبہ آرہا ہے یہاں۔ سکندر نے بظاھر مسکراتے لیکن دل میں اپنے لفظوں پر حیران ہوتے جواب دیا جس پر خود کو یہ کہہ کر بہلایا کہ مجھے تو ویسے بھی ڈسٹرب کرنے والے لوگ نہیں پسند ہیں اور اوراس ٹائم بھی ٹینا اسکو سخت زہر لگ رہی تھی کیونکہ سکندر کو مداخلت کرنے والے لوگ سخت زہر لگتے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کچھ مہمان دروازے سے داخل ہوئے تو اُنکی ساتھ ہی مبین انکل اور نعیمہ آنٹی بھی آتی دکھائی دی سکندر کا چہرہ آنے والوں کو دیکھ کر کھلا لیکن پل میں مرجھا گیا کیوں کہ صرف مبین اور نعیمہ ہی تھے وہ نا تھی جسکا دل آج منتظر تھا۔ اب ہر چیز سے دل اچاٹ ہوتا لگا۔

اب وہ دوبارہ ٹینا سے باتیں کرنے لگا، اب دل کو بھی تو جھٹلانا تھا کے وہ نہ آئی تو نہ سہی مجھے کیا۔

وقفے وقفے سے مہمانوں کی آمد جاری تھی اور وہ علی اپنے کچھ دوستوں کے ساتھ باتیں کر رہے تھے کہ دروازے سے اشعر کے ساتھ دو لڑکیاں داخل ہوتی دکھائی دیں، دونوں بھائیوں کی نظر ساتھ ہی انے والوں پر پڑی ایک کے چہرہ مطمئن تو دوسرے کا چہرہ ضبط کی حد تک سرخ ہو چکا تھا اپنی دشمن کو ہم رنگ دیکھ کر۔ اس نے تو کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا تھا۔

عنایہ جو وائٹ کلر کا سوٹ پہنے جس پر گلابی کڑاہی بڑی نفاست سے کی گئی تھی, اپنے دوپٹے سے اُلجھتی چلتی آرہی تھی اور شانزے جو بلیک کلر کا سوٹ جس پر گولڈن کام نہایت باریکی سے ہوا تھا پہنے عنایہ کو اُلجھتا دیکھ مسکراتی، اشعر کے پیچھے چلتی آرہیں تھیں جنہیں دیکھ سکندر دوستوں سے ایکسیوز کرتا آگے بڑھا تو ناچار علی کو بھی ساتھ جانا پڑا وہ اب اپنے بھائی کو عنایہ کی باتوں میں نہیں آنے دینا چاہتا تھا کہ اُسکے بھائی نے جتنی عنایہ کی سائڈلی تھی کافی تھی اب اور نہیں۔

سکندر اور علی اشعر سے ملے، اشعر سکندر کو دیکھ کر خوش بھی ہوا تو حیران بھی۔

سکندر بھائی آپ تو اور زیادہ ہینڈ سم ہو گئے ہیں اشعر بولا۔

آخر بھائی کس کے ہیں۔ عنایہ بولتی سکندر کر پاس جا کر کھڑی ہوئی۔

Clubb of Quality Content

میرے۔۔۔میرے بھائی ہیں یہ محترمہ۔علی تڑک کر بولا۔

جلنے والے جلتے رہیں ہمیں کیا کیوں سکندر بھائی۔ چلیں آپی ہم آنٹی سے ملتے ہیں۔وہ ابھی اس ٹائم اپنا موڈ خراب نہیں کرنا چاہتی تھی اسلئے پہلے سکندر کو مخاطب کرتی اور آخر میں اپنی آپی کا ہاتھ پکڑ کر لے گئی،وہ جو شانزے سے خیریت پوچھنے کی غرض سے آیا تھا بنا پوچھے ہی رہ گیا۔

علی جو سب کچھ نوٹ کر رہا تھا اپنے بھائی کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بھی دیکھے۔

وہ جو سمجھ رہا تھا اگر ایسا ہوتا تو بہت اچھا ہوتا لیکن کیا اسکا بھائی اس حقیقت کو تسلیم کر پائے گا یا اپنی بار بھی یہ ہی کہے گا کہ محبت کچھ نہیں ہوتی یہ صرف وقتی تقاضہ ہے۔

Clubb of Quality Content

ارے ہماری بیٹیاں بھی آئیں ہیں ہم تو کب سے انتظار کر رہے تھے۔فیروز ملک اور زینت بیگم نے شانزے اور عنایہ کو دیکھ کر کہا اور فیروز ملک نے دونوں کے سر پر ہاتھ رکھا۔

شکر ہے آج میری بڑی بیٹی بھی آئی ہے دیکھے ہوئے کافی ٹائم ہو گیا تھا۔زینت بیگم نے شانزے کو پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔

آنٹی یہ تو آہی نہیں رہیں تھیں میں لائی ہوں انہیں اس کا کریڈٹ بھی مجھے جاتا ہے۔عنایہ نے اپنی کارکردگی بڑے فخر سے بتائی۔

لیکن چھوٹی بیٹی بھی نہیں آئی کچھ دن سے۔زینت بیگم نے اب عنایہ سے پیار بھرا شکوہ کیا۔

اب وہ دونوں آپس میں باتیں کر رہی تھیں اور شانزے کھڑی صرف مسکرا رہی تھی۔

شروع سے دونوں فیملیز ساتھ ہی رہیں تھیں اور زینت بیگم اور فیروز ملک دونوں شانزے اور عنایہ کو اپنی بیٹیاں مانتے تھے اور بہت محبت کرتے تھے۔

Clubb of Quality Content

شانزے کو اکیلا دیکھ سکندر اُسکے پاس آیا۔

السلام و علیکم۔

و علیکم...اسلام وہ جو اپنی سوچوں میں گم تھی آواز آنے پر چونکی پھر سنبھل کر جواب دیا

۔

کیسے طبیعت ہے اب آپکی؟ میرا مطلب اب آپکا ہاتھ کیسا ہے؟ اسکی آنکھوں میں الجھن آتے دیکھ سکندر نے اپنے سوال کو کلیئر کیا۔

ٹھی... ٹھیک ہے۔ سکندر کے حد درجہ خود کو نوٹ کرنے پر حیران ہوتی اٹک کر جواب دیا۔

مہمانوں میں سے کچھ لوگوں نے رشک سے دونوں کو ساتھ کھڑا دیکھا تو کہیں دو آنکھوں نے یہ منظر حسد سے دیکھا۔

علی پوری پارٹی میں چڑتا پھرتا رہا، پارٹی ختم ہو چکی تھی اب وہ علی ساتھ بیٹھے باتیں کر رہے تھے یا پھر علی بڑبڑا رہا تھا آج اپنی دشمن سے کلر میچ ہونے پر۔

یار تم چھوڑو بھی یہ اتنی بڑی بات بھی نہیں ہے ایسے تو تقریبات میں اکثر لوگوں کے سوٹ کلر میچ ہو ہی جاتے ہیں۔ سکندر اب تھک چکا تھا اسکو سمجھا سمجھا کر۔

ہمم آپ صحیح کہہ رہے ہیں، آپکا اور شانزے کا بھی تو سوٹ کلر میچ ہوا تھا۔ لیکن شانزے تو بہت پیاری ہیں اچھی ہیں، وہ اُسکی طرح ہر ٹائم لڑتی نہیں رہتی ہیں۔ علی نے کہہ کر سکندر کو دیکھا۔

اچھا چلو چھوڑو رات بہت ہو گئی ہے جا کر سو جاؤ میں بھی تھک گیا ہوں۔ سکندر کہہ کر جلدی سے اٹھا اور اپنے کمرے کا رخ کیا ڈر تھا کے علی کوئی اور سوال نہ کر لے ویسے بھی علی کا دماغ بہت چلتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رات بھر نیند تو آنکھوں سے دور ہی بھاگتی رہی کیوں کہ آنکھوں کے پردے پر تو آج کوئی پری آئی تھی، اسلئے وہ اپنے لیے کافی بنا کر فجر کے بعد چھت پر چلا آیا۔ پتہ نہیں کیوں لیکن دل

نے ایک حسرت کی تھی شانزے کو دیکھنے کی، زندگی میں پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ دل کے آگے بے بس ہوا تھا اور اپنے دل کی سن رہا تھا، اگر کوئی دیکھ لیتا کے یہ جو لڑکیوں سے فاصلے پر رہتا تھا آج ایک لڑکی کے لیے جاگا ہے اور اب چھت پر کھڑا ہے تو صدمے سے بیہوش ہو جاتا۔ ایسا نہیں تھا کے وہ لڑکیوں سے بات ہی نہیں کرتا تھا، بس فاصلے پر باؤنڈری بنا کر رہتا تھا۔

اسنے نماز پڑھ کر اپنے لیے چائے بنائی اور حسبِ عادت چھت کی جانب چل دی۔ وہ ہمیشہ فجر کی نماز پڑھ کر چھت پر بیٹھ کر چائے پیتی اور پھر نیچے آکر ناشتے کی تیاری کرتی اب چونکہ ملازم تھے تو ناشتے کی فکر نہ تھی۔ کیونکہ نماز وہ اور مبین ہی پڑھتے تھے لیکن مبین چوہدری نماز پڑھ کر واپس اپنے کمرے میں چلے جاتے تھے۔ اور پھر ناشتے کی ٹیبل پر ہی آتے تھے۔

وہ اپنی سوچوں میں گم آسمان کو تک رہا تھا جب اس سناٹے میں کسی کے کرسی گھسیٹنے کی آواز آئی گردن گھوما کر دیکھا تو برابر والی چھت پر اس پری پر نظر پڑی جسکو دیکھنے کی دل تمنّا کیے بیٹھا تھا ق شفاف پُر نور چہرہ، گلابی سوٹ پہنے، نماز کی طرح چادر اوڑھے، دائیں ہاتھ میں

چائے کا کپ تھامے کرسی پر بیٹھی تھی، اسکو دیکھ کر اسے ایسا لگا کہ حسرتیں بھی پوری ہوتی ہیں اور آسمان کی طرف دیکھ کر مسکرایا

لیکن ضروری تو نہیں تمام حسرتیں، خواہشیں پوری ہوں۔

السلام و علیکم، آپ اتنی صبح؟ سکندر نے مخاطب کیا، دونوں گھر برابر میں ہونے کے باعث آواز باآسانی پہنچتی تھی اکثر علی اور عنایہ کی لڑائی یہاں سے بھی ہو جایا کرتی تھی۔

وہ جو بیٹھی چائے پی رہی تھی آواز سن کر جھٹکے سے ایسے اٹھی کہ اُسکا پاؤں مڑتے مڑتے بچا۔ دیکھا تو سامنے اسی انسان کو کھڑے پایا جس کی نظروں سے وہ اج کل پریشان تھی۔

سنبھل کر، آپکو لگی تو نہیں؟ سکندر نے اگے بڑھ کر ایسے سوال کیا جیسے وہ ابھی چھت پھلانگ جائے گا اور اس تک پہنچ جائے گا۔

وعلیکم السلام، نہیں میں ٹھیک ہوں۔ خود کو سنبھال کر جواب دیا۔

کچھ دیر ہی گزری تھی جب اسنے دوبارہ سر اٹھا کر دیکھا اور فوراً سر جھکا لیا، کالی آنکھیں، گہری براؤن آنکھیں سے ملیں جو پہلے ہی اُسے تک رہیں تھیں، چند سیکنڈ کا معاملہ تھا اور یہاں لمبا چوڑا مرد ڈھیر ہوا تھا ان جھکتی اٹھتی پلکوں پر۔

میں نیچے جا رہا ہوں آپ آرام سے چائے پیئیں۔ سکندر نے اسکی گھبراہٹ نوٹ کی تو بولا وہ نہیں چاہتا تھا کہ اسکی وجہ سے شانزے کو کوئی تکلیف ہو۔

وہ جو جانے کے لیے پر تول رہی سکندر کے لفظوں پر سر اٹھا کر دیکھا تو وہ اسے دیکھ کر مسکرایا اور چلا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اسکے رویے پر دل نے تعریف تو کی تھی جسے شانزے نے فوراً جھٹلا دیا۔

اس دن کے بعد سکندر نے معمول بنا لیا تھا چھت پر جانے کا۔

وہ آج پھر چھت پر کافی کا مگ لیے کھڑا شانزے کا انتظار کر رہا تھا کہ شانزے آتی دکھائی دی۔

سکندر کو شانزے نماز کی طرح چادر اوڑھے ہر نئے دن وہ پچھلے دن سے زیادہ اچھی لگتی تھی۔

لیکن سکندر شانزے کی گھبرانے کی وجہ سے اس سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا بس دیکھتا اور چلا جاتا تھا۔

السلام علیکم۔اج شانزے نے سلام میں پہل کی تھی۔

وعلیکم السلام کیسی ہیں اپ ؟ بلیک شلوار قمیض پہنے،ماتھے پر بکھرے چند بال،اپنے سحر میں گھیر لینے والی گہری براؤن آنکھوں میں نئی چمک جو شانزے کو دیکھتے ہی بسیرا کرتی تھی، ہاتھ میں کافی کا مگ لیے کھڑا اسکندر جو اسی کو دیکھ رہا تھا اسکے سلام میں پہل کرنے پر خوش ہوتا جواب دے گیا۔

الحمداللہ۔شانزے جواب دیتی اب کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔

مجھے اچھا لگا کہ آپ بھی نماز پڑھتے ہیں۔شانزے نے پھر سے مخاطب کیا،شانزے جو اسکو اتنے دن سے فجر کی نماز کے بعد معمول سے چھت پر آتا دیکھ رہی تھی کہہ گئی۔

Clubb of Quality Content

سکندر اس کی بات سن کر صرف مسکرا ہی سکا اب وہ اسکو کیا بتاتا کے وہ تو اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آتا ہے اور وہ اسے کیا سمجھ رہی ہے۔

سکندر کو آئے دس دن ہو چکے تھے اسنے آفس جانا شروع کر دیا تھا

وہ جذبہ جسے وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتا تھا اچھی طرح سمجھ آگیا تھا،اب ہر پل اُسکے بارے میں سوچنا اچھا لگتا تھا۔

اس خاموش محبت میں دونوں بہت اگے نکل چُکے تھے دونوں غیر ارادی طور پر فجر کے بعد چھت پر پہنچ کر ایک دوسرے کا انتظار کرتے تھے

اب کیا پتہ قسمت میں انکا ملنا لکھا بھی تھا یا نہیں یا مل کر بچھڑنا تھا نہیں،

اب یہ قسمت کے پتّے تو وقت ہی پلٹے گا۔۔

ابھی بھی وہ اپنے آفس میں بیٹھا نظریں لیپ ٹاپ پر جمی تھی اور سوچیں اس پری پیکر پر ٹھہری تھیں کے دروازہ کھولنے کی آواز پر ہوش میں آیا سر اٹھا کر دیکھا تو فیروز ملک اب کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولے۔

بیٹا گھر سے ایک فائل لانی ہے علی کو میں نے کام سے بھیجا ہے اور ڈرائیور گاڑی ٹھیک کروانے گیا ہے تو تم جا کر جلدی سے لے آؤ۔

جی بابا میں لے آتا ہوں۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اب وہ گاڑی میں بیٹھا گھر کی طرف جا رہا تھا کے روڈ کے ایک سائڈ پر گاڑی کے پاس عنایہ اور شانزے کھڑی دکھیں۔

گاڑی روکنے کی آواز پر دونوں نے سر گھوما کر دیکھا۔ آنے والے کو دیکھ کر دونوں کے چہرے کھلے۔

خوش تو سکندر بھی ہوا تو شانزے کو دیکھ کر۔

کیا ہوا گاڑی کو؟

پتہ نہیں بھائی سٹارٹ ہی نہیں ہو رہی۔

آپ لوگ میرے ساتھ آؤ میں لیجاتا ہوں گھر۔

نہیں آپکو لیٹ ہو گا آپ جائیں۔ شانزے کی آواز پر دونوں نے شانزے کو ایسا دیکھا جیسے کوئی عجیب بات کر دی ہو۔

میں بھی گھر کی طرف ہی جا رہا ہوں کوئی لیٹ نہیں ہو نگا اور اگر لیٹ بھی ہوتا تو ایسے راستے میں چھوڑ کر کبھی نا جاتا آپکو میرا مطلب آپ لوگوں کو۔ آئیں بیٹھیں۔ سکندر نے عنایہ کی موجودگی کا خیال کرتے اپنا جملہ ترتیب دیا اور کہتے ساتھ ہی گاڑی کا دروازہ کھولا۔

Clubb of Quality Content

عنایہ فرنٹ سیٹ پر اور شانزے بیک سیٹ پر بیٹھی تھی۔

بھائی اب آپ شادی کر لیں۔ عنایہ کی آواز آئی۔

ہمم میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔ مسکرا کر جواب دیا۔ اسکا جواب سن کر شانزے کے چہرے پر پھول کھلے جنہیں سکندر نے بیک ویو مرر میں بخوبی دیکھا۔

تو پھر بتائیں نا آپ کسی کو پسند تو نہیں کرتے۔ عنایہ نے پوچھا

کرتا تو ہوں ایک پیاری سی لڑکی کو پسند اور عنایہ مجھے یقین ہے وہ تمہیں بہت پسند آئیگی۔

کہتے ساتھ بیک ویو مرر میں شانزے کو دیکھا۔

یہ سن کر جہاں عنایہ کو چپ لگی تھی وہیں شانزے کے حلق میں بھی کانٹے اُبھرے تھے۔ وہ جو سکندر کے بارے میں سوچنے لگی تھی اور سکندر کو نے چاہتے ہوئی بھی چنیں لگی تھی اُسے کیا پتہ تھا کہ وہ صرف ایک طرفہ تھا یہ سوچ ہی اُسے کسی کھائی میں گرنے جیسی لگی انکھوں میں آئے پانی کو بہنے سے روکتی کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی۔

باقی پورا راستہ خاموشی سے کٹا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

گھر کے پاس گاڑی رکی تو

عنایہ اُتر کر بغیر کچھ کہے فوراً گھر میں داخل ہو گئی۔

شانزے رکیں۔ شانزے جس نے چند قدم ہی بڑھائے تھے سکندر کی آواز پر رکی خود کو کمپوز کیا اور پلٹ کر سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

یہ آپکا پرس گاڑی میں رہ گیا تھا۔ پرس کی طرف اشارہ کرتے اسکو دیا۔

وہ پرس لیتی مسکرا کر شکریہ ادا کرتی گھر چلی گئی۔

نعیمہ جو اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑی تھی یہ منظر جلتے دل کے ساتھ ملاحظہ کیا، انکو اب جلد سے جلد کچھ کرنا تھا اور انہوں نے سوچ لیا تھا کہ کیا کرنا ہے۔

مبین چوہدری رات کھانے کی بعد اپنے کمرے میں شب خوابی کا لباس پہنے ٹانگیں بیڈ پر پھیلائے بیٹھے کسی کتاب کو پڑھنے میں مشغول تھے جب نعیمہ نے مخاطب کیا۔

مبین بات کرنی تھی آپ سے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ہاں بولیں۔ وہ اب کتاب بند کر کے اُنکی جانب متوجہ ہو چکے تھے

وہ ریحانہ باجی ہیں نا انہوں نے اپنے بیٹے کی بات کی ہے شانزے کے لیے، لڑکا پڑھا لکھا ہے، اپنا بزنس ہے دبئی میں اور شادی کر کے وہ اپنی بیوی کو بھی دبئی لیجائیگا۔

آپ کیا کہتے ہیں؟ نعیمہ نے پوچھا

آپکو کیسا لگتا ہے؟ مبین نے انکی رائے لینا چاہی۔

مجھے تو بہت بہترین لگتا ہے۔

اب آپ کوئی جواب دیں تو میں بات آگے بڑھاؤں ریحانہ باجی تو بہت اسرار کر رہی ہیں جلدی شادی کے لیے۔ لڑکا صرف شادی کے لیے ہی پاکستان آیا ہے۔ نعیمہ نے جھٹ سے کہا۔

آپ پہلے ملنے بلائیں۔ بنا ملے کوئی بات نہیں کر سکتے اور ہاں شانزے سے ضرور پوچھ لیجئے گا کے اُسکے رائے کیا ہے؟ مبین صاحب بولے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

میں نے شانزے سے پوچھ لیا ہے وہ راضی ہے۔

پھر کل بلا لیتی ہوں اُن لوگوں کو؟۔ بڑی چالاکی سے نعیمہ نے جھوٹ بولا۔

ہاں پھر آپ بلا لیں۔ ملنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مبین نے کہا

آپ جلدی آجائیگا آفس سے۔ مبین کی شانزے سے اچانک ہمدردی پر نعیمہ کے دل میں شعلے پھوٹنے لگے لیکن بظاھر مسکراتی بولیں۔

صبح سب کے جانے کے بعد انہوں نے شانزے کو لاؤنج میں بلوایا۔

بیٹھو۔ مجھے بات کرنی ہے۔ نعیمہ نے صوفے کی طرف اشارہ کیا

جی بولیں۔ وہ اُنکے سامنے بیٹھ گئی

تمہارے بابا نے تمہارے لیے رِشتہ دیکھا ہے انہیں یقین ہے کہ اُنکی بیٹی یعنی تم اُنکا مان نہیں توڑے گی۔

اب تم مجھے بتادو تاکہ میں مبین کو جواب دوں۔ نعیمہ نے بڑی ہوشیاری سے پتہ پھینکا جانتی تھی کے بیٹیاں کبھی بھی اپنے باپ کا مان نہیں توڑ تیں۔

Clubb of Quality Content

جیسا بابا کو ٹھیک لگے، میں راضی ہوں بابا کے ہر فیصلے پر۔ شانزے کو اپنی آواز کسی گہری کھائی میں سے آتی محسوس ہوئی اس میں اتنی ہمت کبھی نہ تھی کہ وہ اپنے بابا کا مان توڑتی اور اب تو جو دل میں مقیم تھا وہ بھی اسکی منزل نہ تھا۔

ٹھیک ہے تیار ہو جانا آج شام کو آرہے ہیں وہ لوگ۔ نعیمہ نے کہا۔

کرتا تو ہوں ایک پیاری سی لڑکی کو پسند اور عنایہ مجھے یقین ہے وہ تمہیں بہت پسند آئیگی یہ جملے تھے جو اُسکے کانوں میں گونجے تھے اور وہ اٹھ کر واپس اپنے کمرے میں آگئی۔

عنایہ نے جیسے ہی سنا تھا اس بارے میں خوب اعتراض کیا تھا جس پر شانزے نے یہ کہہ کر چپ کرا دیا کہ، عنایہ بابا کبھی غلط فیصلہ نہیں کرینگے۔

اب وہ کیا بتاتی کہ کس کے انتظار میں رہوں؟ وہ جسکی آنکھوں سے مجھے محبت ہو گئی اور وہ کسی اور سے محبت کرتا ہے۔

Clubb of Quality Content

عنایہ نے بھی جب سے سکندر سے سنے تھے جملے اُسکا بھی دل اُداس ہو گیا تھا۔

شام میں کچھ لوگ آئے جن میں تین خواتین (لڑکے کی بہنیں اور امی تھیں) اور دو مرد (ایک بہنوئی اور ایک لڑکا جسکے لیے رِشتہ دیکھا جارہا تھا) تھے اور جھٹ پٹ بات پکی کر کہ انگھوٹی پہنا کر شادی کی تاریخ بھی دے گئے۔

رات کو بیڈ پر لیٹی اپنے ہاتھ میں پہنی انگوٹی کو تکتے ہوئے ناجانے کیوں آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے، دماغی تھکن اتنی تھی کہ روتے روتے کب سوئی پتہ ہی نہیں چلا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

آج اتوار کا روز ہونے کی وجہ سے ناشتے کے بعد سب مطمئن بیٹھے باتوں میں مصروف تھے۔

کہ فیروز صاحب نے سکندر کو مخاطب کیا۔

برخودار، شادی کب کرنی ہے عمر ہو گئی ہے اور ماشاءاللہ سے اب بزنس بھی سنبھال لیا ہے کوئی پسند ہے تو ہمیں بتاؤ تاکہ جلد سے جلد ہم جائیں رِشتہ لے کر۔

مجھے تو شانزے بچی بہت پیاری لگتی ہے، لیکن تم بتادو اگر کوئی تمہیں پسند ہے تو؟ سکندر کے بولنے سے پہلے ہی زینت بیگم بول پڑی۔

پھر جب آپکو پسند ہے تو آپ وہیں لیجائیں رِشتہ۔ مسکرا کر جواب دیا۔

بیگم آپ بھی کیا کرتی ہیں؟ بیٹا آپ سوچ سمجھ کر جواب دو کہ آپکو کون پسند ہے کوئی زور زبردستی نہیں ہے زندگی آپ نے گزارنی ہے تے فیصلہ بھی آپکی مرزا سے ہوگا؟ فیروز ملک نے پہلے بیگم کو اور آخر میں سکندر کو کہا۔

جی بابا آپ لوگ چلے جائیں شانزے کے گھر۔ سر جھکا کر مسکراتے ہوئے جواب دیا گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اوئے ہوئے بھائی آئی لو یو یار۔ اسکا جواب سن کر جہاں ماں باپ کے چہرے پر خوشی تھی وہیں علی بھی خوشی سے چیختا ہوا اسکے گلے لگا

وہ تو پہلے ہی چاہتا تھا کے شانزے اُسکے بھائی کو پسند آجائے اور اتنے دن سے وہ اپنے بھائی کو بھی دیکھ رہا تھا چھت پر معمول سے جاتے ہوئے وہ جانتا تھا اس ٹائم برابر والی چھت پر شانزے ہوتی ہیں لیکن وہ چپ رہا وہ چاہتا تھا اُسکا بھائی خود بولے۔۔

شام میں زینت بیگم اور فیروز ملک، مبین چوہدری کے گھر کے لاؤنج میں بیٹھے مبین سے باتوں میں مصروف تھے کہ نعیمہ ہاتھ میں مٹھائی کی پلیٹ پکڑے آئی۔

یہ لیجئے بھائی پہلے مٹھائی کھائیں

بھابھی آپ بھی لیجئے۔

ارے بھئی بتائیں تو کس چیز کی مٹھائی ہے؟ فیروز نے پوچھا۔

شانزے کی بات پکی کر دی ہے اگلے ہفتے کی تاریخ رکھی ہے نکاح کی۔

مبین کی بات سن کر زینت بیگم نے پریشان چہرہ لیے اپنے شوہر فیروز کو دیکھا تو انہوں نے چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

اتنی جلدی تاریخ رکھ دی؟ خیریت؟ فیروز نے کہا۔

جی بھائی صاحب لڑکا شادی کر کے دبئی واپس چلا جائے گا اُسکا اپنا بزنس ہے دبئی میں۔ نعیمہ بولیں

اب کچھ اور باتیں کر کے وہ بنا اپنے آنے کہ مقصد بتائیے واپس اپنے گھر آ گئے۔

گھر آ کر جب بتایا تو جہاں علی کا چہرہ اپنے بھائی کے دل کی حالت پر اُداس ہوا تھا وہیں سکندر کا بھی چہرہ تاریک ہوا تھا جیسے کسی نے جان نکال لی ہو اسنے تو اپنی زندگی میں پہلی لڑکی کو چاہا تھا اور وہ پہلے ہی قدم پر گر گیا تھا

وہ کسی سے بنا کچھ کہے اپنے کمرے میں چلا گیا

زینت بیگم اور فیروز نے اُسکا چہرہ اترتا اُداسی سے دیکھا وہ اب کر ہی کیا سکتے تھے۔

Clubb of Quality Content!

ویسے تو مبین بھائی ہر بات کا مشورہ کرتے تھے اس بات کی تو بھنک ہی نہ لگنے دی۔زینت بیگم بولیں

اپنے بیٹے کا اُداسی سے اٹھ کر یوں جانا دیکھا تو اُن سے رہا نہ گیا۔

ہمم پتہ نہیں۔مجھے سے بھی کوئی ذکر نہیں کیا اور ویسے بھی اُنکی اپنی اولاد ہے وہ جس سے چاہیں شادی کریں ہم کیا کر سکتے ہیں۔فیروز صاحب کو بھی شانزے اچھی لگتی تھی وہ بھی یہی

چاہتے تھے کے یہ سلجھی ہوئی لڑکی اُنکے بیٹے کی ہمسفر بنے لیکن قسمت کو شاید کچھ اور ہی منظور تھا۔

اسنے تو ہمیشہ اُسے اپنے کمرے میں تصوّر کیا تھا لیکن جب سے سکندر نے سنا تھا کہ اُسکا رِشتہ کہیں اور ہو گیا ہے دل میں سوئیاں گڑتی محسوس ہو رہی تھیں وہ اپنے کمرے میں صوفے سے ٹیک لگائے ایک ہی پوزیشن میں بیٹھا تھا اب شام سے آدھی رات ہو چکی تھی وہ کمرے سے نہ نکلا تھا، اسنے گھڑی کی طرف دیکھا تو تین بج رہے تھے

مجھے اچھا لگا آپ بھی نماز پڑھتے ہیں کانوں میں شانزے کی آواز ٹکرائی ساتھ ہی کسی کے کہے جملے یاد آئے کہ تہجّد کی نماز میں اللہ سے جو مانگو وہ ملتا ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جائے نماز پر اپنے اللہ کے آگے ہاتھ پھیلائے بیٹھا تھا۔

یااللہ اُسے مجھ سے نہ چھین، آج تک بن مانگے دیا ہے تو نے لیکن آج میں تیرا گنہگار بندہ تجھ سے وہ لڑکی مانگ رہا ہوں جس سے مجھے عشق ہے، میں گنہگار ہوں کہ میں تجھ سے ایک

نامحرم کو مانگ رہا ہوں، مجھے معاف کر دے میرے مالک میں بہت گنہگار ہوں، اسکو مجھ سے نہ چھین وہ میرے نصیب میں لکھ دے،

تو نے وعدہ کیا ہے کہ مجھ سے مانگو میں عطا کرونگا میرے پھیلے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھ لے میرے رب مجھے خالی ہاتھ نالوٹا۔اُسکی انکھوں سے کب انسو جاری ہوئے اُسے نہیں پتہ لیکن اب

وہ زار و قطار روتے ہوئے اپنے رب سے طلبگار تھا کہ اسکی ہتھیلیوں میں بار بار جمع ہوتا پانی شفاف ندی کے پانی کے مانند دکھائی دیتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سکندر نے آج پہلی بار تہجّد کی نماز ادا کی تھی سنا تھا کہ اس نماز میں وہ بھی مل جاتا ہے جسکے ملنے کی کبھی اُمید ہی نہ ہو

تہجّد کی نماز میں وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے جو نصیب میں نہ لکھا ہو آج وہ بھی اپنے رب کے پاس آیا تھا سوالی بن کر

وہ تو جمعہ کی نماز والا تھا جو کبھی پڑھی تو پڑھی ورنہ نہیں۔

طبیعت ٹھیک نہ ہونے کا وجہ سے وہ آفس سے دوپہر میں ہی واپس آگیا تھا

وہ صوفے پر ٹیک لگائے بیٹھا تھا جب عنایہ آئی عنایہ بھی اب سکندر کے ساتھ نارمل ہو چکی تھی وہ جانتی تھی یہ تو قسمت کے فیصلے ہیں۔

بھائی کیا آپ ہمیں لیجائینگے، ہمیں شاپنگ پر جانا میری گاڑی خراب ہے اور ڈرائیور بھی آج چھٹی پر ہے اور اشعر اور بابا بھی نہیں ہیں گھر پر۔

ٹھیک ہے آپ لوگ آجاؤ جب تک میں گاڑی نکالتا ہوں۔ وہ کہہ کر صوفے سے اٹھا اور باہر چلا گیا

ویسے بھی شادی کی تیاریوں میں فیروز صاحب اور اُنکی فیملی پیش پیش تھی، بڑھ چڑھ کر پڑوسیوں کے حقوق ادا کر رہے تھے۔

زینت بیگم نے بیٹے کا مرجھایا چہرہ دیکھ کر اپنے اللہ سے اُسکی خوشیوں کے لیے دعا کی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ گاڑی میں بیٹھا تھا جب شانزے اور عنایہ اپنے گھر سے نکلتی اسکی جانب آتی دکھائی دیں۔

شانزے نے بھی سکندر کو دیکھ کر اپنی آنکھوں میں آئے پانی کو بہنے سے روکا۔

بھائی آپ کی طبیعت ٹھیک ہے؟ عنایہ جو فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی اب غور کیا سکندر کے چہرے پر تو پوچھنے لگی۔

ہاں بس ذرا سا سر میں درد ہے۔

تو بھائی آپ بتا دیتے کے آپکی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔

نہیں بس ذرا سا سر میں درد ہے میڈیسن کھالی ہے تھوڑی دیر میں ٹھیک ہو جائے گا

ڈرائیونگ کرتے سکندر کی نظر شانزے کے ہاتھ میں پہنی انگھوٹی پر پڑی

جب اچانک سکندر کو اپنی آنکھیں جلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

فوراً نظریں ہٹاتا سڑک پر مرکوز کر گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ لوگ جائیں آرام سے شاپنگ کریں میں یہی ہوں۔ سکندر بولا وہ کیسے دیکھ سکتا تھا کسی اور کی ہونے کے لیے شاپنگ کرتے ہوئے۔

ارے بھائی آپ بھی چلیں نا آپ اتنی دیر یہیں رہینگے کیا؟ عنایہ نے کہا۔

گڑیا آپ لوگ جاؤ میں گاڑی میں ہی ہوں وہاں جاؤنگا تو تھک جاؤنگا۔ سکندر نے ٹالا۔

سکندر نے اپنے تمام فیصلے اللہ کے سپرد کر دیئے تھے اُسے اپنے اللہ پر یقین تھا کہ وہ رب اپنے بندوں کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کل مایوں تھی اور دو دن بعد شادی، اور آج سب مرد حضرات بیٹھے کل کے انتظامات دیکھ رہے تھے اور لیڈیز بھی ایک صوفے پر بیٹھی کل کی ڈسکشن کر رہیں تھیں

جب ایک دیسی انگریز لڑکی اندر آتی دکھائی دی۔

مبین صاحب کون ہیں آپ میں سے ؟

جی بیٹا کیا ہوا؟ میں ہوں مبین۔

آپ شانزے کے فادر ہیں؟

جی میں ہی ہوں لیکن ہوا کیا ہے آپ بتائینگی۔

اب سب اپنی جگہ سے کھڑے ہو چکے تھے۔

آپکی بیٹی کی شادی عمر سے ہو رہی ہے؟

جی بیٹا لیکن آپ ایسے کیوں پوچھ رہی ہیں؟

کیونکہ انکل، میں عمر کی بیوی ہوں ثانیہ، ہماری دو سال پہلے شادی ہوئی ہے تمام گھر والوں کی رضامندی ساتھ اور وہ شادی اس لیے کر رہا ہے کیونکہ اسکو اپنی ماں کی خدمت کرنے والی چاہیے پاکستان میں۔ میں تو دبئی میں رہتی ہوں عمر کے ساتھ اگر مجھے پہلے پتہ ہوتا تو میں ویسے ہی آجاتی لیکن جیسے ہی مجھے پتہ چلا میں فوراً پاکستان آگئی۔

عمر کو اور اسکے خاندان کو تو میں چھوڑونگی نہیں انہوں میں میرے ساتھ دھوکہ کرنے کی کوشش کی ہے۔

شانزے جو لاؤنج میں آرہی تھی لڑکی کی باتیں سن کر اُسکے قدم آگے بڑھنے سے انکاری ہوئے۔

اب وہ لڑکی ایک کے بعد ایک ثبوت دیکھا رہی تھی اور بتا بھی رہی تھی، جس میں نکاح نامہ، شادی کی تصویریں، روز معمول کی تصویریں اور بھی بہت کچھ تھا

جہاں سب کے چہروں پر غصّہ تھا وہیں نعیمہ کے چہرے پر خوف کے سائے لہرائے تھے۔

وہ لڑکی اب جاچکی تھی

فون کرو ریحانہ صاحبہ کو اور ان سے پوچھو انہوں نے ہمارے ساتھ ایسا کیوں کیا۔ نعیمہ مبین صاحب کا چینخا دیکھ کر ڈر گئیں اتنے سالوں میں آج پہلی بار ہوا تھا کہ وہ چلائے تھے۔

ج....جی میں کرتی ہوں۔ نعیمہ ہکلائیں

مجھے دو فون، میں بات کرتا ہوں انہوں نے ہمیں سمجھا کیا ہے۔ مبین چوہدری نے فون مانگنے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

میں۔۔۔۔میں بات کرتی ہوں نہ۔ نعیمہ کے ماتھے پر خوف سے پسینہ آنے لگا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

میں نے کہا مجھے دو فون۔ مبین چوہدری گرجدار آواز میں چیخے، انہیں نعیمہ کے ہکلانے پر شک ہوا۔

ہیلو بھائی کیسے ہیں آپ؟ کیسی چل رہی ہیں تیاریاں؟ فون کی دوسری طرف سے کہا گیا۔

اسپیکر آن ہونے کے باعث سب ہی سن رہے تھے۔

آپ نے ہمارے ساتھ دھوکہ کیوں کیا؟ آپکا بیٹا پہلے سے شادی شدہ ہے اور آپ چلیں تھیں میری بیٹی کو بیاہنے۔ آپ نے ہمیں سمجھا کیا ہوا ہے۔ آپ دھوکے باز لوگ ہیں، آپکی ہمت کیسے ہوئی یہ سب کرنے کی، آپ پر کیس کرونگا میں، آپ مجھے جانتی نہیں ہیں۔ نہ چاہتے ہوئے بھی مبین صاحب کی آواز حد درجہ تیز تھی آج اس در و دیوار نے پہلی مرتبہ سنی تھی اپنے مالک کی تیز آواز۔

ارے کیا دھوکہ دھوکہ لگایا ہوا ہے کوئی دھوکہ نہیں کیا ہم نے تمہارے ساتھ، تمہاری بیوی کو سب پتہ ہے اس نے ہی بولا تھا کے راضی ہو تم لوگ تبھی ہم آئیں ہیں، چیخنا ہے تو اس پر چیخو، خود کی بیوی نے دھوکہ دیا ہے اور چلے ہیں دوسروں پر کیس کرنے۔ تنفر سے کہتی فون بند کر گئیں۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اپنی بیوی کا نام سنتے ہی مبین صاحب نے خون بھری آنکھوں سے بیوی کو دیکھا۔

آپکو پتہ تھا یہ سب؟ مبین نے اگے بڑھ کر پوچھا

ن نہیں مبین۔۔۔۔ میری بات تو سنیں۔ نعیمہ پھر سے اٹکیں

پتہ تھا یا نہیں؟ چیخ کر پوچھا گیا۔

نعیمہ نے آنکھیں جھکالی جھوٹ بولنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا اپنے شوہر کی عادت سے واقف تھیں کہ سچ کو پتہ کر ہی لینگے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

چٹاخ۔۔۔۔۔۔ آواز گونجی۔

میں نے آپ پر کتنا بھروسہ کیا اور آپ نے مجھے ہی دھوکہ دیا لیکن آپ اس قابل ہی نہیں ...میں مبین چوہدری اپنے پورے۔۔۔۔

دھڑام۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ جو بمشکل خود کو سنبھالے کھڑی تھی اپنے باپ کی گرج دار آواز پر ہوش وحواس سے بیگانہ ہوتی گر گئی

آواز سن کر سب باہر بھاگے۔

آپی آپی اٹھیں آپی۔۔عنایہ اُسکے گال سہلاتی حضیانی کیفیت میں بولی۔

اشعر نے شانزے کو اٹھایا اور کمرے میں لے گیا

ڈاکٹر نے اسے نیند کا انجکشن دیا تھا اور کسی بھی قسم کا اسٹریس دینے سے منع کیا تھا۔

آپی نے کیا بگاڑا تھا آپکا؟ کب چھوڑیں گی آپ آپی کی جان آپ نے آج جو کیا ہے اُسکے بعد آپ سے بات کرنے کا بھی دل نہیں چاہ رہا اور اس لڑکی کا ظرف دیکھیں جسکے ساتھ آپ برا کرتی آئیں ہیں اسنے آپ کے لیے اج تک ایک لفظ بھی نہ بولا۔ لیکن پتہ ہے آپ ابھی بھی ٹھیک نہیں ہو نگی۔ آپکو کتنا سمجھاتی تھی میں لیکن نہیں سمجھی آپ۔آپ نے میری بہن کے ساتھ برا کیا ہے میں آپکو کبھی معاف نہیں کرو نگی آپ مجھ سے بات کرنے کی لیے ترسیں گی اب۔

عنایہ جو ڈاکٹر کے جانے کے بعد بپھری شیرنی کی مانند لاؤنج میں داخل ہو کر نعیمہ پر دھاڑی تھی۔

غصے میں لاؤنج میں سائڈ پر سجے سارے شو پیس گراتی باہر چلی گئی۔

جب لاؤنج میں داخل ہوئی تھی تو سب ہی موجود تھے اور پریشان بھی۔

دو دن بعد شادی ہے، کارڈ بٹ چکے ہیں اب کیا ہو گا؟ میں کس کس کو جواب دونگا اپنی بیٹی کی بے گناہی کا؟ سب میری بیٹی کو ہی برا کہیں گے؟ مبین صاحب پریشانی سے فیروز گویا ہوئے

تم فکر کیوں کرتے ہو تمہاری بیٹی میری بھی بیٹی ہے، ہم لیکر آئینگے برات۔ فیروز صاحب بولے

میں سمجھا نہیں؟..

سکندر کریگا شادی شانزے سے۔ فیروز صاحب نے کہنے کے بعد اپنے بیٹے کی طرف دیکھا جو سر جھکائے بیٹھا تھا اور شانزے کو ہی سوچے جا رہا تھا۔

بھائی ہم تو اس دن بھی سکندر کے لیے شانزے مانگنے آئے تھے اور آج پھر آپ سے اپنی بیٹی مانگ رہے ہیں۔ زینت بیگم نے کہنے کے بعد سوالیہ نگاہوں سے مبین صاحب کو دیکھا۔

بس بھابھی مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گئی لیکن شانزے کی رضامندی کے بغیر میں کوئی فیصلہ نہیں لوں گا اور آپ سے بھی میں یہی کہونگا ایک بار پھر سکندر بیٹے سے پوچھ لیں اُسکی رضامندی۔ مبین پشیمانی سے کہتے جا چکے تھے۔

یہاں نعیمہ نے جو نہیں چاہا تھا وہی ہو گیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ہاں بیٹے؟ آپ تیار ہیں؟ فیروز نے اپنے بیٹے سکندر سے پوچھا جس پر اس نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلایا۔

فیروز جانتے تھے اُنکا بیٹا اج بھی شانزے کو پسند کرتا ہے۔

عنایہ شانزے کو سوپ پلا کر ہٹی ہی تھی کہ مبین آئے وہ آج پہلی مرتبہ شانزے کے کمرے میں آرہے تھے انھیں نہیں یاد کے کبھی وہ آئے ہوں اپنی اس بیٹی کے کمرے میں۔

اُنہیں آتا دیکھ شانزے سمٹ کر بیٹھ گئی۔

مجھے معاف کردو بیٹی۔ مجھ سے بہت غلطیاں ہوئی ہیں، میں نے بہت ناانصافی کی ہے۔وہ شانزے کے سامنے بیڈ پر بیٹھے ہاتھ جوڑ کر رو رہے تھے۔

نہیں بابا آپ نے کچھ نہیں کیا۔آپ کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ایسے کر کے مجھے شرمندہ نہ کریں۔شانزے اپنے بابا کا ہاتھ پکڑ کر روتی ہوئی بولی۔

Clubb of Quality Content

اپنے بابا کے گلے لگ جا۔مبین ہاتھ پھیلاتے ہوئے بولے۔

اب شانزے اُن سے لگی زار و قطار رو رہی تھی آج سالوں بعد اُسے اپنا باپ ملا تھا۔

بس بیٹا بس چپ ہو جاؤ۔

صحیح ہے بھئی میں تو ہوں ہی نہیں۔عنایہ جو وہیں تھی منہ بنا کر کہا۔

آجاؤ تم بھی۔ شانزے نے اسکا مذاق سمجھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا اُسے اپنا بابا مل گئے تھے اور کیا چاہیے تھا۔

بیٹا میں آپکا نکاح اگر سکندر سے کر دوں تو آپکو کوئی اعتراض تو نہیں۔

آپ راضی ہو تو ہی یہ نکاح ہو گا ورنہ نہیں۔ میں آپکی رضامندی لینے آیا ہوں۔ مبین صاحب نے اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولا۔

بابا جیسے آپکو بہتر لگے میں نے پہلے بھی اپنے لیے فیصلے کرنے کا اختیار آپکو دیا تھا آج بھی اختیار آپکو دیتی ہوں۔ وہ نظریں جھکائے کہہ گئی۔

مجھے معاف کر دو غلطی ہو گئی مجھ سے۔ مبین صاحب کی آواز شانزے کا جواب سن کر دوبارہ بھیگ گئی جس پر شانزے نے اپنے بابا کو دھمکایا

بابا اب دوبارہ اُداس نہیں ہونا آپ نے ورنہ میں پھر رونے لگ جاؤ نگی۔

سدا خوش رہو آباد رہو۔ جس پر مبین مسکراتے ہوئے اپنی دونوں بیٹیوں کا سر چومتے دعائیں دیتے باہر چلے گئے تھے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شانزے نے اپنے باپ کا مان تو رکھ لیا تھا لیکن اُسکے دل میں سکندر کی کہی بات بار بار سر اٹھاتی۔

سکندر کی اچانک شادی کا سن کر نازیہ پھپھو اور ٹینا ایسی جلی تھیں کے پھپھو تو سیدھا شادی والے دن پہنچی تھی ہاں مگر ٹینا پہلے ہی آگئی تھی

تمام سامان سکندر نے اپنی پسند سے بھجوایا تھا

آج شادی کا دن آ پہنچا تھا۔ایجاب و قبول کا مرحلہ طے پا گیا تھا اب سب مبارکباد دینے کے لئے باری باری آرہے تھے کہ اتنے میں دلہن کے آنے کی آواز سنائی دی۔

سکندر اور علی اسٹیج پر کھڑے گفتگو کر رہے تھے

جب عنایہ اور کچھ لڑکیاں دلہن کو لیکر اسٹیج کی جانب چلتی آرہی تھیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شانزے مہرون رنگ کے لہنگے میں ملبوس دلہنا پے روپ میں کسی آسمان سے اُتری ہوئی حور کی مانند لگ رہی تھی

سکندر نے اگے بڑھ کر شانزے کے سامنے ہاتھ پھیلایا جس پر شانزے نے اپنی مخملی ہتھیلی اُسکی چوڑی ہتھیلی پر رکھ دی۔

سکندر نے اپنے برابر میں پسندیدہ لباس میں بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا جواب قانونی اور شرعی بیوی تھی جس کے عشق میں یہ لمبا چوڑا مرد غرق ہوا تھا

سکندر کو نہیں پتہ تھا کہ دعائیں ایسے بھی قبول ہوتی ہیں، کہ صداقت کا ایک آنسو بھی خدا کو اتنا پسند ہے۔اس کو لگ رہا تھا آج اُسکے رب نے اُسے بخت والا ٹھہرا دیا ہے۔آج وہ خوش تھا اسکو اللہ نے آج عطا کر دیا تھا اُسکا سکون۔

Clubb of Quality Content

عنایہ اسٹیج سے دور اکیلی کھڑی بار بار اپنی آنکھیں ٹشو کی مدد سے صاف کرتی جو دوبارہ سے بھر جاتی۔

درمیانہ قد، دودھیا سفید رنگت، ہیزل گرین آنکھیں جس پر کالی گھنی پلکیں کبھی اٹھ رہیں تھیں تو کبھی جھک رہیں تھیں، گلابی لب، چھوٹی سی ناک جو آنسو روکنے کی کوششوں

میں گلابی ہو چکی تھی، نازک سی خوبصورت لڑکی جو نیلے رنگ کے بھاری خوبصورت جوڑے میں ملبوس ایک ہاتھ سے دوپٹہ سنبھالتی اور ایک ہاتھ سے آنکھوں میں آئے آنسو جلدی جلدی صاف کر رہی تھی۔

علی جو فون پر بات کرتا آرہا تھا اچانک نظر عنایہ پر پڑی تو اُسکے قدم تھمے۔آج سے پہلے اسنے کبھی اتنے غور سے اس خوبصورت چڑیل کو

نہیں دیکھا تھا۔عنایہ کو دیکھ اُسکے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی

آج وہ روئی روئی لڑکی بہت اپنی سے لگ رہی تھی جواب سے پہلے ہمیشہ اسے چڑیل ہی لگتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ اپنی اس کیفیت پر حیران ہوتا سر جھٹک کر آگے بڑھ گیا لیکن پھر بھی نظریں بھٹک بھٹک کر اُسی پر جاتیں آج دل نے بھی غداری کے سارے ہی ریکارڈ توڑنے تھے۔

لاکھ سمجھاؤ دل کو لیکن دل کے پاس دماغ کہاں ہے۔

اچھے انسان دل میں دماغ نہیں رکھتے۔

رخصتی کے بعد اُسے سکندر کے کمرے میں بیٹھایا گیا تھا۔

پورا کمرہ گلاب کے پھولوں سے سجا تھا کمرے کی خوبصورتی سے ہی رہنے والے کے ذوق کا پتہ چل رہا تھا۔

اُسکی سوچیں آج بھی سکندر کے لفظوں میں ہی کہیں اٹک رہی تھی، تو کیا انہوں نے سمجھوتہ کیا ہے یہ، کیوں کے وہ تو کسی اور کو پسند کرتے ہیں۔

کچھ دیر ہی گزری تھی جب کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا اور سکندر نے اندر قدم رکھا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

انے والے کی آہٹ پر پلکیں اٹھائیں اور فوراً جھکا لیں۔

اپنی محبت کو اپنے کمرے میں پورے حق سے دیکھنے کی خوشی سکندر کو کتنی تھی کوئی اس سے پوچھتا۔

السلام و علیکم۔ سکندر نے سلام کیا۔

سر ہلا کر جواب دیا گیا۔

کچھ دیر دونوں کے مابین خاموشی رہی پھر سکندر اٹھ کر الماری کی طرف بڑھا

اسکو جاتا دیکھ کر شانزے نے سر اٹھا کر اُس لمبے چوڑے خوبرو مرد کو دیکھا جس سے وہ محبت کرتی تھی۔

اسکو واپسی آتا دیکھ وہ دوبارہ نظریں جھکا گئی۔

یہ آپکی رونمائی کا تحفہ۔

شانزے کو وہ نفیس سونے کے کنگن بہت خوبصورت لگے۔

اب آپ چینج کر کی سو جائیں تھک گئی ہونگی

سکندر نے اسکے کپکپاتے ہاتھوں اور گھبراہٹ کو دیکھتے بولا۔

اُسے یہ سکون تھا کے اسکی محبت اُسکے پاس ہے اتنا سب کچھ ہوا تھا پچھلے دنوں میں کے وہ تھکن کا خیال کرتے آرام کرنے کی تلقین کر گیا وہ شانزے کو کچھ وقت دینا چاہتا تھا

اس سے انجان کے اُسکے یہ الفاظ سامنے والے کے دل پر کیا قیامت لائینگے۔

شانزے کو اسکے الفاظ سن کر ایک بار پھر اپنی قسمت پر رونا آیا۔ محبت ہی کب ملی تھی اُسے اور آج بھی وہ ایسے شخص سے باندھ دی گئی تھی جو کسی اور کو پسند کرتا تھا۔

ماما بھابھی اگئی کیا؟ علی جو اپنی بھابھی کا انتظار کر رہا تھا کہ ناشتہ وہ انہی کے ساتھ کرے گا زینت بیگم کو دیکھ کر دوبارہ پوچھنے لگا

نہیں بیٹا اگر اپ کو بھوک لگ رہی ہے تو اپ ناشتہ کر لو زینت بیگم نے علی کے تیسری بار پوچھنے پر کہا

نہیں آج میں اپنی بھابی کے ساتھ ہی ناشتہ کروں گا۔ علی کہہ کر جانے لگا تھا کہ ٹینا کی بات پر اُسکے قدم رکے

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

ممانی کل تک جو لڑکا ماما ماما کرتا تھا آج بھابھی کو ائے ایک دن نہیں ہوا اور بھابھی بھابھی کرنے لگا ہے نازیہ تو رات میں ہی جل کر واپس چلی گئی تھی لیکن ٹینا رک گئی تھی اور اب وہ سب کے ساتھ صوفے پر بیٹھی تھی کہ علی کی بات سن کر استہزاءیہ بولی۔

ٹینا ایک بات تو بتاؤ؟ علی نے نارمل انداز سے پوچھا

ہاں بولو. ٹینا نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا

پھپھا کی کیا ماچس کی فیکٹری ہے ؟ علی نے سوال کیا۔

نہیں تو ٹینا نے نہ سمجھی والے انداز میں جواب دیا۔

تو پھر ہر جگہ آگ لگانے کیوں پہنچ جاتی ہو؟ علی نے ایک ائیبر واچکاتے پوچھا۔

میں تو بس مذاق کر رہی تھی ٹینا نے بظاہر مسکراتے جواب دیا ورنہ علی کی بات سن کر اس کے تن بدن میں اگ لگ گئی تھی۔

میں بھی بس مذاق کر رہا تھا علی نے اسی کے انداز میں جواب دیا علی کو تو شروع سے ہی ناپسند تھی اور اب اس سے اپنی بھابھی کے بارے میں ایسا سن کر عنایہ سے اسے سخت نفرت ہونے لگی تھی

ٹینا کو جواب دے کر علی یہ جا وہ جا

اب سب ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے تھے

Clubb of Quality Content

ٹینا ڈائننگ ٹیبل پر آئی اور سکندر کے برابر والی کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی شانزے جو زینت بیگم کے ساتھ کھڑی کوئی بات کرنے میں مشغول تھی یہ دیکھ کر اس کی انکھوں میں جلن ہونے لگی لیکن بظاہر مسکراتے ہوئے آئی اور دوسری کرسی پر بیٹھ گئی ٹینا کی یہ حرکت علی کو ناگوار تو گزری لیکن اپنی بھابی کا موڈنہ خراب کرنے کی غرض سے چپ رہا

اج ولیمہ تھا عنایہ اور شانزے نے

ایک ہی پالر جانا تھا تیار ہونے۔

ان کو لانے لے جانے کی ذمہ داری علی کی تھی

پالر کے باہر پہنچ کر اس نے عنایہ کو فون کیا سنو تم باہر آجاؤ بھابی کو لینے بھائی خود آئیں گے

اج پھر وہ دشمن جان تمام اسلحوں سے لیس گہرے گلابی رنگ کا شرارہ پہنے خراماں خراماں چلتی ہوئی گاڑی میں آ

کر بیٹھی۔ عنایہ

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کو دیکھ کر علی کو اپنا دل سنبھالنا مشکل لگنے لگا لیکن وہ اپنے دل کو ڈپٹ کر چپ چپ چاپ ڈرائیونگ کرنے لگا

کیا چل رہا ہے تمہارے دماغ میں زبان کو بریک کیوں لگا ہے عنایہ کو اس کا یہ چپ چپ انداز کھٹکنے لگا کہاں دیکھا تھا اس نے علی کو اتنا چپ وہ دونوں تو جب بھی ملے تھے لڑے ہی تھے

عنایہ کی اواز گاڑی میں گونجی۔

کچھ بھی نہیں علی نے نظر چرا کر جواب دیا اپنے دل کو لاکھ سمجھانے کے باوجود بھی دل نہیں سمجھا تھا کیا پتہ تھا کہ جس سے ساری زندگی لڑتا آیا ہے آج اس کے لیے ہی دل دھڑکنے لگے گا۔

شانزے پالر میں بیٹھی تھی جب لڑکی نے آکر بتایا کے آپکی گاڑی آگئی ہے۔اُسے تو عنایہ کے ساتھ جانا تھا اور اب عنایہ پچھلے کچھ منٹوں سے غائب تھی وہ پریشان ہوتی باہر کی جانب چل دی

وہ تھسٹل کلر کا شرارہ پہنے جس پر گولڈن بھاری بھر کم کام ہوا تھا پارلر سے نکلی سامنے نظر پڑی دیکھا تو سکندر گرے تھری پیس سوٹ پہنے کار سے ٹیک لگائے اُسکا انتظار کر رہا تھا۔ کچھ پل کے لیے اُسکی نظریں اپنے شوہر پر ٹھہریں تھیں۔

وہ جو بونٹ سے ٹیک لگائے کھڑا تھا اپنی عزیز دل کو آتا دیکھ کر اُسکے سحر میں کھویا تھا۔

وہ شرارہ کی وجہ سے ہیل پہنے خود کو اور شرارے کو سنبھالتی چلتی ہوئی آرہی تھی جب سر اٹھا کر دوبارہ سکندر کو دیکھا تو اچانک پاؤں مڑا اس سے پہلے کے وہ زمین بوس ہوتی سکندر نے سرعت سے اس تک پہنچتے اُسکی کمر کے گرد بازو حائل کرتے اسکو گرنے سے بچایا۔

آپ ٹھیک ہیں؟ سکندر نے اُسکے ماتھے اور آئی لٹ کو پیچھے کرتے بولا سکندر کا ایک ہاتھ ابھی بھی اُسکی کمر کے گرد حائل تھا۔

ج۔۔جی۔شانزے تو پہلے ہی اُسکے ایسے دیکھنے پر گھبرا جاتی تھی کجا کے اتنے قریب کھڑے ہونا۔

سکندر کو اچانک اپنی پوزیشن کا خیال آیا تو شانزے سے آرام سے الگ ہوتا اُسکا شرارہ سنبھالتا گاڑی تک لایا۔

Clubb of Quality Content

آپ بیٹھیں۔ سکندر نے گیٹ کھول کر اُسکا شرارہ سنبھالتے اسکو گاڑی میں بیٹھنے کی تلقین کی۔

سکندر نے اُسکے بیٹھنے کے بعد ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔

عنایہ کہاں ہے اسنے تو میرے ساتھ جانا تھا۔ شانزے نے گردن موڑ کر سکندر کو دیکھتے ہوئے کہا

وہ علی کے ساتھ چلی گئی ہے آنٹی نے بلایا تھا۔ آدھا سچ اور آدھا جھوٹ بتاتا وہ مسکرا کر شانزے کو دیکھنے لگا۔ اب کیا بتاتا کے اُسکا دل نہیں مان رہا تھا اپنے دل سے دور رہنے کے لیے۔

اسٹیج پر بیٹھا سکندر بڑا سرشار تھا کہ اس کے پہلو میں اس کی شریک حیات اس کی محبت اس سے بندھی ایک پاک رشتے میں بیٹھی تھی

سارے مہمان اس خوبصورت جوڑی کو دیکھ رہے تھے کچھ لوگ رشک کرتے تو کچھ لوگ حسرت سے دیکھ رہے تھے

عنایہ زینت بیگم کے ساتھ کھڑی باتیں کر رہی تھی جب خود پر کسی کی نظروں کی تپش محسوس کر کے مڑ کر دیکھا تو سامنے علی کو خود کی طرف دیکھتا پا کر ایک گھوری سے نوازا اور مسکراتے ہوئے زینت بیگم سے دوبارہ محو گفتگو ہو گئی وہ بھی عنایہ تھی جو کسی سے ہار نہیں مانتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی جو اسی کو دیکھ رہا تھا اسکے مڑنے پر چوری پکڑے جانے کے ڈر سے فوراً اپنی نظریں پھیر گیا۔ لیکن یہ بات بھی عنایہ کی نظروں سے اوجھل نہیں رہ سکی۔

شادی کو ایک ہفتہ ہو چکا تھا شانزے کی گھر میں سب سے اچھی بانڈنگ تھی سوائے اس کے جس سے ہونی چاہیے تھی آج عنایہ شانزے سے ملنے اس کے گھر آئی تھی

آنٹی سے مل کر سیدھا کچن میں ائی جہاں علی کارنر ٹیبل پر بیٹھا شانزے سے باتیں کر رہا تھا اور شانزے کاؤنٹر پہ کھڑی تھی

شانزے نے شادی کے تین دن بعد ہی سب کے لاکھ منع کرنے کے باوجود کھانے کی ذمہ داری خود لے لی تھی

وہ جو اپنے دل کو سمجھا رہا تھا اتنے دنوں سے، آج عنایہ کو دیکھ دل پھر سے ہٹ دھرمی پر اترا آیا تھا۔

آپی چلیں نا ہم بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں عنایہ نے شانزے سے کہا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

اچھا رکو چلتے ہیں علی کو چائے دے دوں بس بننے ہی والی ہے شانزے بولی

آپی آپ چلیں یہ خود بنالیں گے اپ کے دیور صاحب عنایہ نے جان بوجھ کر تڑک کر کہا کہ شاید آج علی لڑے گا۔

لیکن سچ تو یہ تھا وہ بھی علی کی چپ سے بیزار ہو چکی تھی۔ وہ چاہتی تھی علی اس سے بولے چاہے تو لڑے۔ بس یہ بات وہ ماننے سے انکاری تھی۔

جی بھابھی اپ جائیں میں دیکھ لوں گا ویسے بھی بننے والی ہے۔ علی نے نظریں موبائل پر مرکوز کرتے دھیمے لہجے میں کہا۔

اس کا یہ سکون بھرا انداز جہاں شانزے کو حیرت میں ڈال گیا تھا وہی عنایہ بھی جو سوچ رہی تھی کہ ابھی یہ پھر سے لڑے گا لیکن علی کا جواب سن کر اس کی بھی کیفیت صدمے سے کم نہ تھی اس کو آج پھر ولیمے والے دن کا رویہ یاد آیا لیکن سر جھٹک کر آگے بڑھ گئی کیوں کہ جو اسکو سمجھ آرہا تھا وہ سمجھنا ہی نہیں چاہتی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

شادی کو ایک مہینہ ہو چلا تھا لیکن دونوں فرقین کے مابین وہی تکلف اور سرد مہری ابھی تک قائم تھی شانزے سکندر کا ہر کام وقت پر کرتی اور کپڑے کھانے اور ہر چھوٹی موٹی ضرورت کا خیال رکھتی۔

لیکن دونوں کے بیچ بات صرف ہوں ہاں میں ہی ہو رہی تھی سکندر اپنی طرف سے اسے پورا ٹائم دینا چاہتا تھا اور وہ دے رہا تھا لیکن شانزے یہی سمجھ رہی تھی کہ میں سکندر کے سر پر مسلط کی گئی ہوں

جب ہنیمون پہ جانے کی بات ہوئی تو شانزے نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ وہ ابھی اپنی نئی فیملی کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی ہے وہ جاتی بھی کیسے کیوں کہ اُسکے مطابق تو سکندر اُسے پسند۔ہی نہیں کرتا تھا پھر ہنیمون پر جانے کا بھی کوئی مطلب نہیں تھا اسکی بات سن کر سکندر نے بھی اسکے فیصلے کا احترام کیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اپ میرا سامان پیک کر دیں مجھے کل صبح اسلام اباد کے لیے نکلنا ہے کسی کام کے سلسلے میں ۔رات کو کھانے کے بعد شانزے کمرے میں آئی تو سکندر نے اس سے کہا

کتنے دن کے لیے یہ پہلی بار تھا کہ وہ ہاں یا نہیں سے زیادہ بولی تھی وہ بھی اپنے دل کی جلد بازی پر خفت زدہ ہوئی تھی۔وہ خود کو لاکھ سمجھاتی لیکن دن بہ دن سکندر سے محبت اس کی روح میں گہری ہوتی جا رہی تھی

شاید چار یا پانچ دن لگ جائیں۔ سکندر لیپ ٹاپ پر کچھ کام کرتے بولا

اج تین دن ہو گئے تھے سکندر کو گئے ہوئے لیکن دونوں کے بیچ کوئی بات نہ ہوئی تھی نہ سکندر نے کال کی اور نہ ہی شانزے نے کال کرنے کی زحمت کی

کریں گے بھی کیوں میں کوئی پسند تھوڑی ہوں میں تو بس سکندر کے سر پر مسلط کر دی گئی ہوں بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی یہی سوچ رہی تھی کہ پتہ نہیں کب سوچتے سوچتے انکھوں سے آنسو روانہ ہو گئے

موبائل فون کی اواز پر وہ سوچوں سے باہر آئی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

وہ جو سوچ رہی تھی کہ شاید سکندر کی کال آئی ہو

موبائل فون اٹھا کر نمبر دیکھا تو چہرہ واپس مرجھا گیا عنایہ کی کال تھی اس نے بتایا کہ جبران آگیا ہے

جب سے شادی ہوئی تھی وہ اپنے گھر نہیں گئی تھی وہ اپنے باپ کو اپنے سامنے کبھی شرمندہ نہیں دیکھ سکتی تھی اور نعیمہ بیگم کو بھی اس دن سے چپ لگ گئی تھی اس دن سے

نعیمہ سے گھر کے کسی افراد نے بھی بات نہیں کی تھی اس نے لاکھ سب کو سمجھایا لیکن یہ بات اس کی کسی نے نہیں مانی

اب جبران سے مل نے جانے کے لیے اجازت لینے زینت بیگم کے کمرے میں گئی جس پر انہوں نے اس سے کہا کہ آج کی رات وہ وہیں رک جائے تاکہ اپنے گھر والوں کے ساتھ وقت گزار سکے اور جبران بھی سالوں بعد پاکستان ایا تھا۔

اگلے دن صبح سکندر واپس آگیا تھا کمرے میں پہنچا تو خالی کمرے نے منہ چڑھایا کیونکہ زینت بیگم اسے بتا چکی تھی کہ شانزے گھر گئی ہے

Clubb of Quality Content!

اپنی بیوی کو دیکھے اسے چار دن ہو گئے تھے اس لیے وہ بھی کچھ دیر ارام کرنے کے بعد اپنی بیوی کو دیکھنے کی غرض سے اپنے سسرال چلا آیا

گھر میں قدم رکھتے ہی شانزے اور ان تینوں کی اواز لاؤنج سے آرہی تھی وہ بھی اسی جانب چل دیا

لاؤنج میں قدم رکھا ہی تھا کہ سب سے پہلے جبران کی نظر اس پر پڑی جبران نے آگے بڑھ کر گرم جوشی سے سکندر سے گلے ملا

سکندر کو دیکھ کر شانزے کا چہرہ بھی پھل میں کھلا وہ جو صوفے پر بیٹھی تھی جھٹ سے اٹھ کر دوپٹہ سر پر درست کیا اس کی یہ حرکت سکندر کی انکھوں سے مخفی نہ رہ سکی

سکندر شادی کے بعد اج پہلی دفعہ اپنے سسرال ایا تھا جہاں اس کا سب نے گرم جوشی سے استقبال کیا عش، جبران، سکندر، مبین اور نعیمہ (جو سر جھکائے شرمندہ) لاؤنج میں بیٹھے تھے

جب شانزے اور عنایہ ملازمہ کے ساتھ چائے لے کر داخل ہوئیں شانزے نے سب کو چائے سرو کی، سرو کرنے کے بعد خود کے لیے جگہ ڈھونڈی تو صرف سکندر کے برابر میں جگہ خالی تھی چار و ناچار اس کو بھی وہیں بیٹھنا پڑا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سکندر نے کچھ دیر بعد اجازت چاہی جس پر سب نے اسے رات کے کھانے پر روکنا چاہا لیکن وہ تھکن کے باعث یہ کہہ کر ٹال گیا کہ پھر کبھی اجائیں گے

جاؤ بیٹا شانزے اپنا سامان لے کر آجاؤ۔ مبین صاحب شانزے سے بولے۔

سب شانزے اور سکندر کو گیٹ تک چھوڑنے آئے جب سکندر عنایہ سے بولا گڑیا کبھی گھر بھی آجایا کرو جب سے شادی ہوئی ہے تم تو مجھے ایک دفعہ ہی دکھی ہو یہ سن کر عنایہ

صرف مسکرا ہی سکی اب وہ کیا بتاتی سکندر بھائی کو ان کے چھوٹے بھائی کے رویے کے بارے میں جو سے آج کل پاگل لگ رہا تھا

رات کو شانزے اپنے کمرے میں کھڑی اپنے لمبے بالوں کو سلجھانے کی تگ ودو میں تھی جب سکندر نے کمرے میں قدم رکھا، اُسکی محبوب بیوی سرخ جوڑا پہنے، کمر پر بکھرے آبشار کی مانند لمبے خوبصورت بال جو ابھی نہانے کے باعث نم تھے سے اُلجھتی اُسکا پھر امتحان لے گئی۔ وہ اپنے دل کو سنبھالتا اپنے دل تک پہنچا۔

Clubb of Quality Content

میں کر دیتا ہوں۔ اُسکے ہاتھ سے کنگا لیتا اسکو بولا۔

نہیں میں کرلوں گی۔ شانزے نارمل لہجے میں بولی۔

آپ بیٹھیں میں کر دیتا ہوں پریشان نہیں ہوں۔ سکندر اسکو بیڈ پر بیٹھاتا بال سلجھانے لگا۔ بالوں میں سے اٹھتی شیمپو کی بھینی بھینی خوشبو سکندر کو اور بے بس کیے ہوئے تھی۔ وہ جتنا بالوں کو سلجھاتا اتنا خود سے اُلجھتا جا رہا تھا۔ لیکن وہ کمزور مرد تو تھا نہیں کو اپنے کیے وعدے پر قائم نہ رہ پاتا۔

اُسکے اتنا قریب بیٹھنے پر شانزے کو اپنا دل کانوں میں دھڑکتا محسوس ہو رہا تھا۔

یہ لیں۔ جلدی جلدی بال سلجھا کر سکندر نے اسکو کنگا واپس کیا۔

شانزے کنگا ڈریسنگ پر رکھ کر واپس بیڈ پر بیٹھی تو سکندر نے اس کے لیے اسلام آباد سے کی ہوئی شاپنگ الماری سے نکال کر اُسکے سامنے رکھی جس میں کپڑے، جیولری، میک اپ اور جو بھی اسکو اپنی بیوی کے لیے اچھا لگا سب تھا۔

سکندر نے آج پہلی بار لیڈیز شاپنگ کی تھی اس لیے اسے اپنے دل کے لیے کو اچھا لگا وہ لے آیا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اب سکندر اُسکے چہرے پر آتے رنگوں کو بڑی محویت سے دیکھ رہا۔

جو اس بات کا اشارہ تھے کہ شانزے کو چیزیں پسند آرہی ہیں۔

سب بہت اچھا ہے۔ شانزے نے شاپنگ دیکھنے کے بعد سکندر کی سوالیہ نظریں کے جواب میں کہا۔

سب کے لیے شاپنگ کی ہے سکندر نے تو کیا اس کے لیے بھی شاپنگ کی ہو گی جس سے یہ پیار کرتے ہیں یا پھر وہ لڑکی اسلام اباد میں ہی رہتی ہے یا اگر کراچی میں رہتی ہے تو کیا گھر آنے سے پہلے سکندر اس سے ملتے ہوئے آئے ہیں اور اتنی اچھی شاپنگ کی ہے تو اسکا مطلب یہی ہے کہ سکندر پہلے بھی لیڈیز شاپنگ کرتے رہی ہیں۔ شاپنگ دیکھ کر شانزے کے دل میں جو بات آئی اسکو سوچ کر اس کو اپنے دل میں تیر پیوست ہوتے ہوئے محسوس ہوئے۔

خودکشی کرنے کے مترادف ہے یہ جاننا کہ جس سے ہم محبت کرتے ہیں وہ کسی اور سے محبت کرتا ہو

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

صبح اتوار کا روز ہونے کے باعث ٹیبل پر سکندر اور زینت بیگم بیٹھے تھے فیروز صاحب صبح جلدی ناشتہ کرنے کے عادی تھے جب کہ شانزے اور علی مل کر ٹیبل سیٹ کر رہی رہے تھے کہ ٹینا نازل ہو گئی اور آ کر ٹیبل پر سکندر کے برابر میں کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گئی جب سے سکندر کی شادی ہوئی تھی یہ اکثر نازل ہو جاتی تھی اور سکندر کے قریب قریب ہی رہنے کی کوشش کرتی

یہ لو ڈاکٹر کا کارڈ۔ علی جو کچن سے پانی کا جگ لے کر ٹیبل پر آیا تھا اس کو سکندر کے برابر میں بیٹھے دیکھ ماتھے پر تیوی چڑھائے ہوئے جیب سے کارڈ نکال کے اسکے سامنے پٹخنے والے انداز میں رکھتے ہوئے بولا۔

ٹینا نہ سمجھی کے انداز میں ہاتھ میں کارڈ پکڑ کر علی کو دیکھنے لگی۔

وہ تمہیں یاد نہیں رہتا نا کہ یہ بھابھی کی جگہ ہے اور تم اکثر آکر اسی جگہ بیٹھ جاتی ہو اس لیے یہ ڈاکٹر کا کارڈ ہے جا کر چیک کراؤ کہیں تمہاری یادداشت تو کمزور نہیں ہو رہی۔ علی نے استضائیہ انداز میں اس کو بولا علی کو تو ٹینا شروع سے ہی بری لگتی تھی اور اب جب سے بھابھی گھر آئیں تھیں تب سے ٹینا کی حرکتیں دن بہ دن علی کو اور بری لگنے لگیں تھیں

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

زینت بیگم کو بھی ٹینا کا یہ انداز اچھا نہیں لگ رہا تھا وہ نا سمجھ تو نہ تھی

او سوری میں بھول گئی تھی ٹینا بظاہر مسکراتی کرسی سے اٹھتی اور دوسری کرسی پر جا بیٹھی

اس لیے تو کہہ رہا ہوں جا کر ڈاکٹر سے اپوائنٹمنٹ لے لو کیا پتا جو میں کہہ رہا ہوں ویسا ہی ہو۔ علی نے اب کی بار بھی بظاہر مذاق اڑانے والے انداز میں کہا۔

علی کی بات سن کر سکندر نے اپنے بھائی کو انکھوں ہی انکھوں میں شکریہ ادا کیا کیوں کہ اسکو بھی ٹینا کی یہ حرکت بہت بری لگ رہی تھی

وہیں علی کی بات سن کر شانزے کے چہرے پر مسکراہٹ آئی جسکو سکندر نے دیکھ کر اپنے دل کی دل میں ہی نظر اُتاری۔

یہ بھابھی نے بھجوایا ہے۔وہ داخل ہوا تو سامنے ہی صوفے پر عنایہ بیٹھی ہوئی نظر آئی نعیمہ اپنے کمرے میں تھی جبکہ مبین صاحب باہر گئے ہوئے تھے اور اشعر جبران کے ساتھ کسی دوست سے ملنے گیا تھا

وہ چند بیگز عنایہ کے سامنے رکھتا چپ چاپ پلٹنے لگا جب عنایہ کی اواز پہ اس کی قدم رکے

علی رکو مجھے تم سے بات کرنی ہے۔عنایہ اس کو دیکھ فوراً صوفے سے اٹھی اور بولی۔

جی بولو۔۔وہ مڑا لیکن نظر ابھی بھی جھکی تھی۔

یہ تمہیں کیا ہوا ہے یہ اس طرح سے کیوں بیہیو کر رہے ہو کوئی کھچڑی تو نہیں پک رہی تمہارے دماغ میں عنایہ کو جو بات پریشان کر رہی تھی وہ آج پوچھ ہی لی۔

کچھ نہیں ہوا۔ نظریں اب بھی جھکی تھی

یہ میری طرف دیکھ کر بات کرو بتاؤ مجھے کیا کرنے والے ہو عنایہ نے جان بوجھ کر تیکھے لہجے میں پوچھا۔

بتاؤ مجھے دوبارہ سوال کیا گیا۔

کیا بولوں کیا بتاؤں یہ بتاؤں کہ جس سے ساری زندگی لڑتا رہا ہوں میں اب اسی سے محبت ہو گئی ہے گہری براؤن آنکھیں ہیزل گرین آنکھوں سے ٹکرائیں

کیا مطلب؟ عنایہ نے جان بوجھ کر نا سمجھی سے پوچھا۔

مطلب یہ کہ میں تم سے محبت کرنے لگا ہوں۔ علی نے لہجے میں محبت سموئے اقرار کیا

انایا جو چاہتی تھی وہ ہو گیا تھا نہ سمجھ تو نہ تھی کہ علی کے انداز کو نہ سمجھ پاتی

عنایہ کے دل میں محبت نے دستک تو پہلے ہی دے دی تھی وہ تو بس چاہتی تھی کہ پہلے اقرار علی کرے

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے تمہیں پتہ بھی ہے تم کیا کہہ رہے ہو عنایہ کو بھی حق تھا تھوڑا تنگ کرنے کا آخر اتنی جلدی تو اس نے بھی نہیں ماننا تھا۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

علی بنا کچھ بولے پلٹ گیا جانتا تھا اس میں اور عنایہ میں بہت فرق تھا وہ ابھی بھی اسے دشمن ہی سمجھتی تھی۔

سکندر میٹنگ روم سے نکلتا اپنے افس کے دروازے پر پہنچا ہی تھا کہ اس کا فون بج اٹھا گھر کا نمبر دیکھا تو فوراً ریسیو کیا

ہیلو السلام علیکم۔ سکندر نے اپنے دل کی آواز فون پر آج شادی کے تین مہینے بعد پہلی مرتبہ سنی تھی

وعلیکم السلام، خیریت ہے سب ؟ سکندر نے متفکر ہوتے پوچھا۔

جی۔ شانزے بولی۔

تو پھر بتائیں آج آپ نے کیسے کال کی ؟ سکندر نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

وہ... مجھے اپ سے.. شانزے اٹک کر یہی کہہ پائی۔

شانزے اپ مجھ سے کوئی بھی بات بلا جھجک کہہ سکتی ہیں یقین کریں میں آپ کے لیے برا بالکل نہیں ہوں۔ بولیں کیا کہہ رہی تھی آپ سکندر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

وہ مجھے آپ سے پوچھنا تھا کہ میں بابا کے گھر جاؤں ماما بابا کے ساتھ گئی ہوئی ہیں ورنہ میں ان سے پوچھ لیتی ہوں۔ شانزے نے آخر کار پوری بات کہہ ڈالی۔

شانزے آپ کا جب دل چاہے آپ جا سکتی ہیں اپنے بابا کے گھر آپ کو پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے آپ چلی جائیں ویسے بھی مجھے آنے میں دیر ہو جائے گی۔ سکندر نے نرم لہجے میں بولا۔

جی ٹھیک ہے اللہ حافظ۔ کہہ کر شانزے نے فون بند کر دیا

جا رہے ہوں گے اسی کے ساتھ کہیں۔ شانزے بدگمانی میں سوچتے ہوئے کمرے کی جانب چل دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ اپنے گھر پہنچی تو انکو لاؤنج میں بیٹھے پایا اور مبین صاحب کو بھی اس ٹائم دیکھ کر وہ خوش ہوئی، سب سے مل کر نعیمہ کے کمرے کی جانب چل دی

السلام علیکم ماما۔ شانزے نے سلام کیا۔

بیٹا مجھے معاف کر دو میں نے تمہارے ساتھ بہت ناانصافیاں کی ہیں مجھے سزا دینی ہے دے دو نعیمہ اسے دیکھ فوراً رو پڑی وہ جو پورا دن اکیلے بیٹھی اپنے ماضی کو دیکھتی تھی تو ہمیشہ ہر جگہ خود ہی غلط نظر آتیں۔

نہیں ماما آپ ایسے نہ کریں سب بھول جائیں کچھ نہیں ہوا آپ نے کچھ نہیں کیا ہے چلیں آپ باہر آئیں میرے ساتھ۔ شانزے ان کے جڑے ہاتھ پکڑتی ہوئی بولی اور ان کو باہر لے گئی

اس نے انہیں لے جا کر لاؤنج کے صوفے پر بٹھایا نعیمہ کو دیکھ کر سب کے چہرے اترے تھے اور وہ خود اپنے بابا کے برابر والے صوفے پر بیٹھی اس ٹائم لاؤنج میں سبھی موجود تھے

اس کا رزلٹ آنے کی خوشی میں مبین صاحب بھی جلدی گھر آ گئے تھے ان کا پلان تو اس کے گھر جانے کا تھا لیکن اب وہ خود ہی آ گئی تھی تو سوچا کہ یہیں کیک کٹ کر لیں گے

بابا آج میں کچھ بولوں تو آپ مانیں گے۔ شانزے نے مبین صاحب کے ہاتھ پکڑتے ہوئے پوچھا۔

بولو بیٹی۔ مبین صاحب نے مسکراتے پوچھا۔

جو ہوا سب بھول جائیں معاف کر دیں ماما کو پلیز میں نے آپ سے کبھی کچھ نہیں بولا میری یہ بات مان لیں شانزے نے پہلے مبین صاحب اور پھر اپنے بہن بھائیوں کو دیکھ کر بولا۔

ٹھیک ہے بیٹا۔ مبین صاحب مسکرا کر اپنی بیٹی کے سر پر ہاتھ رکھ گئے وہ اب اپنی بیٹی کی کوئی بھی بات نہیں ٹال سکتے تھے۔

اب اس نے اپنے بہن بھائیوں کی طرف دیکھا جو اس کی انکھوں کا مطلب سمجھتے سر جھکائے بیٹھی نعیمہ کے گلے لگ گئے۔

نعیمہ ایک بار پھر سے رونے لگی تو شانزے نے آگے بڑھ کر ان کے انسو صاف کیے

چلیں بھئی اگر رونا دھونا ہو گیا تو کیک کاٹ لیں۔ اشعر سب کو رویا رویا چہرہ لیے بیٹھا دیکھ کر بولا۔

کس بات کا کیک بھئی۔ شانزے نے پوچھا۔

آپی...... اشعر، جبران اور عنایہ نے یک زبان ہو کر چیخا

آج آپ کا رزلٹ آیا ہے اس لیے، ہم تو آپ کے گھر آ رہے تھے لیکن اب آپ آ گئیں ہیں تو یہیں کیک کاٹ لیتے ہیں۔ شانزے جوان تینوں کے تقریباً چیخنے پر حیران ہوتے ہوئے

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

سوالیہ نگاہوں سے عنایہ کو دیکھنے لگی تھی تو عنایہ نے اس کو بتایا ویسے بھی وہ اپنی آپی کی بات انکھوں سے ہی سمجھ لیتی تھی۔

اوہو.... مجھے یاد ہی نہیں رہا. شانزی اپنے ماتھے پر ہاتھ مارتے ہوئے بولی اب وہ کیا بتاتی کے آج کل تو وہ سکندر کے علاوہ کسی کو سوچتی ہی نہیں ہے۔

یہ تمہارا تحفہ۔ نعیمہ جو اپنے کمرے سے کنگن لے کر آئیں تھی اس کو پہناتے ہوئے بولیں۔

اس کی کیا ضرورت تھی ماما۔ شانزے نے کنگن کو دیکھتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

تو کیا تم نے مجھے ابھی تک معاف نہیں کیا شانزے بیٹا مجھے معاف کر دو میں نے بہت برا کیا ہے تمہارے ساتھ نعیمہ پھر سے روتے ہوئے بولی۔

ماما میں نے آپ کو ہمیشہ اپنی ماں سمجھا اور مائیں بیٹیوں سے معافی مانگتے اچھی نہیں لگتی اور مجھے کنگن بہت اچھے لگیں ہیں شکریہ۔ شانزے ان کو گلے لگاتے ہوئے بولی۔

بیٹیاں بھی ماؤں کو شکریہ ادا کرتے اچھی نہیں لگتی نعیمہ نے اپنے آنسو صاف کرتے مسکراتے ہوئے بولا۔

آپ لوگوں کا ملن ہو گیا ہو تو کیک کاٹ لیں میرے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے ہیں اشعر نے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے شرارتی انداز میں بولا۔

آپی یہ میری طرف سے۔۔ جبران شانزے کو نفیس کڑھائی والا سوٹ دیتے ہوئے بولا۔

آپی یہ میری طرف سے عنایہ کتابیں دیتے ہوئے بولی جانتی تھی اس کی آپی کو پڑھنا پسند ہے۔

آپی اپ کا یہ غریب بھائی کیک لایا ہے۔اشعر نے ان دونوں کو تحفہ دیکھ کر زور سے آواز لگائی۔

مبین صاحب نے بھی بڑھ کر بیٹی کے ہاتھ میں چند پانچ پانچ ہزار کے نوٹ رکھ دیے

وہ خوش تھی سب کی اتنی محبتوں پر لیکن پھر بھی دل کا ایک کونہ اداسی میں گھرا تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپی آپ ٹھیک ہیں میں نوٹ کر رہی ہوں آپ کا چہرہ اترا ہوا ہے آپ کے اور سکندر بھائی کے بیچ میں تو سب ٹھیک ہے نا؟ وہ آپ کے ساتھ ٹھیک ہیں؟ عنایہ اور شانزے اب کمرے میں بیٹھیں تھیں جب شانزے کو گم سم بیٹھا دیکھ کر عنایہ نے فکر سے پوچھا۔

شانزے جو کسی اپنے کے کندھے کی محتاج تھی عنایہ کے پوچھتے ہی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

آپی آپی کیا ہوا ہے کچھ تو بتائیں عنایہ اپنی آپی کو روتا دیکھ پریشان ہو چکی تھی۔

کیا بتاؤں عنایہ سکندر نے سمجھوتہ کیا ہے میرے ساتھ شادی کر کے، اصل میں تو کسی اور کو پسند کرتے ہیں اب شانزے دل میں آئی ساری باتیں عنایہ کو بتا رہی تھی۔ جسے سن کر عنایہ کے ماتھے پر پڑے بلوں میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

آپی اگر وہ آپ کے ساتھ ٹھیک نہیں ہیں تو آپ چھوڑ دیں انہیں میں کل ہی کسی وکیل سے بات کرتی ہوں عنایہ جو اپنی آپی کے لیے پریشان تھی غصے سے کہنے لگی۔

میں کیسے چھوڑ دوں سکندر کو، میں بہت محبت کرتی ہوں سکندر سے، میں مر جاؤں گی سکندر کے بغیر، عنایہ کی بات سن کر شانزے پھر سے رونے لگی تھی۔

سکندر جو آفس سے جلدی آگیا تھا اب سیدھا مبین صاحب کے گھر آیا تھا کہ شانزے کو گھر لے جا سکے مبین صاحب اور جبران موجود نہیں تھے اشعر اور نعیمہ سے مل کر پتہ چلا کہ آج شانزے کا رزلٹ آیا ہے۔

وہ جو ان سے مل کر اوپر آیا تھا اپنی جان سے زیادہ عزیز بیوی کی باتیں سن کر جہاں اسے شوک لگا وہیں اپنے لیے اقرار سن کر سرشار ہوا تھا اور سرپرائز کا سوچتے واپس مڑ گیا

اسے یقین تھا وہ اس نازک سی لڑکی کی غلط فہمی دور کر دے گا

گھر پہنچ کر سب سے پہلے علی کو فون کر کے ہدایتیں دیں آج رزلٹ تو علی کا بھی آیا تھا لیکن کیا کرتا علی کی مدد لینے کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہ تھا

وہ اپنے کمرے میں جانے کے لیے صوفے سے اٹھا ہی تھا کہ ٹیناٹائٹ جینز، ٹائٹ شرٹ، بال کھول کر ایک سائیڈ پر ڈالے، بائیں ہاتھ میں پرس تھامے، ایک ادا سے چلتی ہوئی اس کے پاس آرکی۔

ٹینا گھر میں کوئی نہیں ہے اس لیے تمہارا یہاں ہونا مناسب نہیں ہے تم چاہو تو شانزے برابر میں گئی ہے جا سکتی ہو۔ سکندر اس کو دیکھ فورا مخاطب ہوا۔

سکندر کی بات سن کر ٹینا کی آنکھیں عجیب انداز میں چمکیں۔

تم یہ کیا کر رہی ہو؟؟ ٹینا سکندر کی طرف نا محفوظ انداز میں آئی اور اس کے ہاتھ پکڑ گئی۔

یہ تو اچھی بات ہے گھر میں کوئی نہیں ہے میں ہوں اور صرف تم ہو۔ ٹینا اب اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ چکی تھی۔

تم پاگل ہو گئی ہو ہٹو یہاں سے۔ سکندر نے اس کو خود سے دور ہٹاتے دھکا دیتے ہوئے کہا۔

وہ سکندر کے دھکا دینے پر سائیڈ ٹیبل سے ٹکرائی جس کے باعث سائڈ ٹیبل پر رکھے کانچ کے شو پیس نیچے گرے اور ٹوٹ گئے وہ جو ابھی سنبھلی ہی تھی کہ قدموں کی آہٹ سن کر اس نے اپنے کندھے سے شرٹ کھینچ ڈالی اور زور زور سے چیخنے لگی۔

سکندر تم یہ کیا کر رہے ہو؟ سکندر.... سکندر.. چھوڑو مجھے..

سکندر اس کے اچانک بدلنے پر حیران تھا کہ نظر دروازے سے داخل ہوتے ہوئے زینت بیگم، فروز صاحب، شانزے اور علی پر پڑی

زینت بیگم اور فیروز صاحب اپنے کسی رشتہ دار کی عیادت کو گئے تھے اور یہ چاروں اپنے گھر ایک ساتھ ہی پہنچے تھے۔

جہاں سکندر اپنی جگہ ساکت تھا وہیں یہ چاروں نفوس بھی اپنی آنکھوں پر یقین نہیں کر پا رہے تھے۔

شانزے۔۔شانزے۔۔۔یہ دیکھو سکندر نے کیا کیا ہے میں نے کہا تھا نا یہ اچھا نہیں ہے اس کی عادتیں خراب ہیں۔ٹینا شانزے کو دیکھ اس کو روتے ہوئے اور اپنے کندھے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اس دن کچن میں ہوئی گفتگو یاد دلانے لگی جہاں شانزے کو اس نے سکندر کے بارے میں غلط باتیں بولیں تھیں اور شانزے نے یہ کہہ کر اس کو چپ کروا دیا تھا کہ سکندر ایسے نہیں ہیں۔

شانزے کو آگے بڑھتا دیکھ سکندر کے چہرے پر خوف کے سائے لہرائے وہ تو ساری غلط فہمیاں ٹھیک کرنے چلا تھا اور اب یہ کیا ہو گیا تھا وہ اسے کیسے سمجھاتا جس کے دل میں پہلے ہی سکندر کو لے کر غلط فہمی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content

شانزے ٹینا کے پاس آکر رکی

شانزے میں نے۔۔۔اپنی محبت کو کھو دینے کے خوف سے سکندر کی آواز لرزی

آپ چپ ہو جائیں سکندر۔ شانزے ہاتھ اٹھا کر سکندر کو چپ کروا گئی اور ٹینا کو اپنی شال اتار کر پہنا دی۔

چٹاخ.... چٹاخ.... چٹاخ...ایک ساتھ کئی تھپڑ کی آواز اس بڑے سے گھر میں گونجی۔

مجھے میرے شوہر پر پورا بھروسہ ہے وہ ایسا کبھی نہیں کر سکتے۔ آئندہ میرے شوہر پر الزام لگانا تو دور ایسا سوچا بھی تو میں تمہارا وہ حشر کروں گی کہ خود بھی نہیں پہچان پاؤ گی نکلو یہاں سے آئندہ اس گھر میں قدم نہ رکھنا نکل جاؤ اس گھر سے۔ گرجدار آواز میں کہتی شانزے ٹینا کو باہر کا راستہ دکھا گئی۔

جہاں سکندر سمیت سبھی گھر والے حیران تھے اس بپھری شیرنی کو دیکھ کر وہیں عنایہ بھی ڈری تھی اسلئے گال پر ہاتھ رکھے چپ چاپ گھر سے نکل گئی۔

شانزے بیڈ پر ٹانگیں لٹکائے بیٹھی تھی جب سکندر اس کے قریب آکر بیٹھا۔

Clubb of Quality Content

شکریہ مجھ پر بھروسہ کرنے کا سکندر نے نظر فرش پر مرکوز کیے کہا

سکندر اس رشتے میں بھروسہ ہی تو ہوتا ہے جو اس رشتے کو خوبصورت بناتا ہے۔شانزے نے اس کے چہرے کی طرف دیکھ کر کہا جو نظر جھکائے بیٹھا تھا۔

اپ نے مجھ سے کوئی صفائی کیوں نہیں مانگی جب کہ وہاں تو مجھ پہ یقین کرنا مشکل تھا۔ سکندر نے کہہ کر سوالیہ نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا۔

کیونکہ جس سے محبت ہو اس پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ بھی کیا جاتا ہے جذبات میں بہہ کر کہہ تو گئی تھی لیکن جب خیال آیا تو دانتوں تلے زبان دبا گئی۔

Clubb of Quality Content

وہ مجھے نیچے کام ہے۔شانزے کہہ کر فوراً اٹھی۔

شانزے۔۔۔وہ جو اٹھ کر جانے لگی تھی سکندر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا

مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔سکندر بولا۔

وہ سر جھکائے بیٹھ گئی۔

شانزے ایک بات پوچھوں؟

اجازت دیتی نگاہوں سے شانزے نے سکندر کو دیکھا

آپ کو کس نے بولا کہ میں کسی اور کو پسند کرتا ہوں؟ سکندر کا سوال شانزے کو حیرت میں ڈال گیا تھا اس نے تو یہ بات صرف عنایہ سے کی تھی۔

میں آفس سے سیدھا آپکو لینے آیا تھا جب میں نے آپ کی اور عنایہ کی باتیں سن لیں تھیں سوری۔۔ سکندر نے شانزے وہ حیرت زدہ ہوتے دیکھا تو کان پکڑ کر بولا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

آپ نے۔۔ شانزے نے سکندر کی آنکھوں میں دیکھ کر کہا۔

میں نے کب کہا ایسا؟ اس کا جواب سن کر سکندر نے اپنی طرف اشارہ کر کے دوبارہ پوچھنا چاہا اسکو لگا شاید اسنے غلط سنا ہو۔

جب ہم آپ کے ساتھ شاپنگ پر گئے تھے تب آپ نے کہا تھا آپ کسی کو پسند کرتے ہیں شانزے اس دن والی بات یاد کرواتے ہوئے بولی۔

ارے وہ۔۔۔ یاد آنے پر سکندر کی ماتھے پر بکھرے جال ختم ہوئے۔

آپ دیکھنا چاہیں گی اُنہیں؟ سکندر نے آنکھوں میں چمک لیے پوچھا اور بنا شانزے کے جواب کا انتظار کیے

شانزے کو لے جا کر شیشے کے سامنے کھڑا کر دیا۔

میں اس لڑکی کی بات کر رہا تھا اس دن۔۔ہے نا

خوبصورت جس سے میں عشق کرتا ہوں۔سکندر نے شیشے کی طرف اشارہ کرتے جھک کر شانزے کے کان میں سرگوشی کی جس پر شانزے کا چہرہ لال اناری ہوا جسکو سکندر نے بڑی فرصت سے دیکھا۔۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شیشے میں دیکھتے ہی کالی آنکھیں گہری براؤن جذبات سے بھری آنکھوں سے ٹکرائیں تو شانزے نے اپنے دل کو سنبھالتے فوراً پلکیں جھکائیں۔۔

سکندر نے کندھے سے پکڑ کر شانزے کو اپنی طرف موڑا

شانزے کی نظر اس کے شفاف چوڑے سینے پر تھی جو شرٹ کے اوپری دو بٹن کھلے ہونے کے باعث نظر آ رہا تھا۔

سکندر نے جھک کر ماتھے پر محبت کی مہر ثبت کی۔

سکندر... شانزے نظر جھکائے گھبرا کر بولی وہ ڈریسنگ سے بالکل لگ کر کھڑی تھی اور اس کے بہت قریب سکندر کھڑا تھا کہ دونوں کی سانسیں ایک دوسرے سے ٹکرا رہیں تھیں۔

بے فکر رہے آپ کی اجازت میرے لیے آج بھی قابل احترام ہے لیکن یہ چھوٹی موٹی غلطیوں کی میں ہمیشہ کے لیے معافی چاہتا ہوں۔۔ آجائیں نیچے سب انتظار کر رہے ہوں گے آپ دونوں نے تو مجھے بتایا ہی نہیں کہ رزلٹ آگیا ہے اور آپ لوگ پاس ہو گئے ہیں۔۔ سکندر اس سے دور ہٹتے ہوئے اس کا شرم سے لال سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے بولا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

میں واقعی پاس ہو گئی ہوں۔ شانزے نے سرشاری سے کہا

اس کی بات سن کر سکندر مسکرایا

سب نے مل کر کیک کاٹا۔ زینت بیگم اور فیروز صاحب نے شانزے اور علی کو نقد تحفے میں دی۔

وہیں علی نے بھی اپنی بھابی کو ایک خوبصورت سی شال دی لیکن اس کی خاموشی کو سب نے نوٹ کیا تھا خاص طور پر شانزے نے۔

آج سکندر اور شانزے دونوں خوش تھے دونوں نے اپنی محبت کو پالیا تھا۔

دوپہر کے کھانے کے بعد شانزے نے علی کو لاؤنج میں گم صم بیٹھے دیکھا تو اس کے پاس چلی آئی

اور صوفے پر بیٹھ کر علی کو دیکھنے لگی

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی۔ شانزے نے پکارا

علی جو اپنی سوچوں میں گم تھا شانزے کی آواز پر چونک کر اسے دیکھنے لگا۔

علی کیا ہوا ہے میں کافی دنوں سے نوٹ کر رہی ہوں تمہیں، علی میں تمہاری دوست بھی ہوں تم مجھے بتا سکتے ہو اگر کوئی بات تمہیں پریشان کر رہی ہے اور میں اچھے سے جانتی ہوں کہ کوئی بات ضرور ہے۔ شانزے نے متفکر ہوتے ہوئے پوچھا۔

بھابی مجھے پیار ہو گیا ہے۔ علی نے سر جھکائے آہستہ سے بولا۔

ہیں؟ ہیں؟ کس سے؟ شانزے نے حیرت سے پوچھا۔

پہلے آپ مجھے یہ بتائیں آپ میرے مخالف تو نہیں ہو جائیں گی یہ جاننے کے بعد کہ میں کس سے پیار کرتا ہوں؟ علی نے دل میں آیا خدشہ ظاہر کیا۔

آپ میرا ساتھ دیں گی نا کیونکہ آپ میری دوست بھی ہیں۔ سوال کے بعد دوستی بھی یاد دلائی گئی۔

نہیں میں کیوں ہوں گی تمہاری مخالف اور ہاں میں تمہارا ہی ساتھ دوں گی۔ شانزے نے یقین دلاتے مسکراتے ہوئے بولا۔

Clubb of Quality Content

پکی بات ہے ایک بار پھر سوچ لیں؟ علی نے دوبارہ کنفرم کرنا چاہا۔

ہاں بھئی پکی بات ہے اب بتاؤ کون ہے وہ؟ شانزے کو بس نام جاننے کی بے صبری تھی۔

آپ کی بہن۔ علی نے اب بھی سر جھکائے بولا تھا۔

کیا؟ تمہارا مطلب عنایہ؟ شانزے نے حیران ہوتے ہوئے سوال کیا۔

جی۔ آپ کی بہن عنایہ۔ علی نے شانزے کی حیرانی پر مسکراتے ہوئے بولا۔

تو اس میں پریشان ہونے والی کون سی بات ہے جو تم یوں منہ لٹکائے پھر رہے ہو؟

شانزے نے پھر سے پوچھا۔

اب علی نے اپنی بھابھی کو ساری روداد سنا ڈالی کہ جب اس نے عنایہ سے اظہار کیا تھا عنایہ کا کیا ردِ عمل تھا۔

اور ساتھ یہ بھی کہہ ڈالا کے میں عنایہ سے ہی شادی کرونگا اب آپ کچھ کریں اور عنایہ کو منائیں۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اچھا تم پریشان نہ ہو میں کرتی ہوں کچھ بلکہ تم ایسا کرو کہ ماما بابا سے بات کرو کہ وہ تمہارا رشتہ لے کر جائیں اگر بابا مان گئے تو عنایہ بھی کچھ نہیں کہے گی، میں جانتی ہوں اسے وہ میری بہن ہے۔ شانزے اس کو مشورہ دیتی کچن کی جانب چل دی۔

وہاں علی کے اقرار کے بعد عنایہ بھی پل پل علی کے بارے میں سوچتی۔

اس کو پہلے علی سے اقرار سننا تھا لیکن علی کی حالت دیکھ کر اس نے تھوڑا اور تنگ کرنے کا سوچا۔

شانزے سے بات کر کے علی کے دماغ میں جو بات آئی تھی وہ سوچتے ہوئے وہ ابھی اس ٹائم سکندر کے آفس میں بیٹھا تھا

بھائی مجھے اپ سے بات کرنی ہے۔ سکندر جو کسی فائل کو دیکھنے میں مصروف تھا علی کے مخاطب کرنے پر فائل بند کرتا اس کی جانب متوجہ ہوا۔

ہاں بولو کیا بات کرنی ہے۔سب ٹھیک ہے نا؟ سکندر نے پوچھا۔

بھائی مجھے شادی کرنی ہے۔ علی نے بلا جھجھک بولا۔

اچھا کس سے کرنی ہے کوئی پسند ہے یا ماما بابا سے بولوں کہ وہ تمہارے لیے لڑکی ڈھونڈیں۔ سکندر نے پر سکون انداز میں دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔

آپ کی بیگم کی بہن عنایہ سے شادی کرنی ہے۔ علی نے مسکراتے ہوئے بتایا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیا بول رہے ہو۔ وہ تمہارا اگلا دبا دے گی تم جانتے ہو نا اسے۔ سکندر اس کا جواب سن کر اپنی جگہ سے جھٹکے سے کھڑا ہوتا حیرانی اور پریشانی کی ملی چلی کیفیت میں بولا۔

جی بھائی مجھے منظور ہے۔ پیار کیا تو ڈرنا کیا آپ بس ماما بابا سے بات کریں کہ وہ میرا رشتہ لے کر جائیں۔ علی نے راضی ہوتے ہوئے بولا۔

ٹھیک ہے میں بات کرتا ہوں ماما بابا سے لیکن کیا تم نے عنایہ سے بات کی؟ سکندر نے کہنے کے بعد سوال کیا۔

وہ اس کو تو بھابھی دیکھ لیں گی آپ بس ماما بابا کو رشتہ لے کر بھیجیں۔ علی بولا

مطلب تم اپنی بھابھی سے سب ڈسکس کر کے آئے ہو؟ سکندر نے ایک ابرو اچکاتے کہا۔

آپ نے بھی تو یہی کرنا تھا گھر جا کر اس لیے میں پہلے ہی پوچھ کر آیا ہوں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔ علی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا

سکندر علی کی ہونے والی حالت کو سوچتا مسکراتا سر ہلاتا آفس سے باہر نکل گیا۔

Clubb of Quality Content

نیم اندھیرے کمرے میں سکندر کی آواز گونجی

شانزے آپ نے بات کی ہے عنایہ سے آج علی نے مجھ سے بولا ہے کہ میں ماما بابا سے بات کروں

آپ کو کیا لگتا ہے کہ علی صحیح ہے آپ کی بہن کے لیے؟

سکندر نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جس کا چہرہ کھڑکی سے آتی ہلکی سی چاندنی میں کسی پری کی مانند چمک رہا تھا۔

Clubb of Quality Content

اگر سچ بولوں تو مجھے علی میں ایسی کوئی خامی نظر نہیں آئی کہ وہ کسی لڑکی کے لیے بہترین نہ ہو۔

جس طرح سے عنایہ میری بہن ہے اسی طرح سے علی بھی میرا بھائی ہے اور اگر ان دونوں کی جوڑی آسمانوں پر بنی ہے تو زمین پر بھی بن جائے گی۔

شانزے نے مسکرا کر سکندر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

آپ نے ٹھیک کہا۔ چلیں اب سو جائیں بہت رات ہو گئی ہے مجھے صبح آفس بھی جانا ہے۔

سکندر نے کھینچ کر اسے اپنی باہوں میں بھرا اور اس کی گردن میں منہ چھپاتا اس کی خوشبو اپنی روح میں اتارتا آنکھیں موند گیا۔

علی دوستوں سے مل کر واپس گھر کی طرف جا رہا تھا جب راستے میں اسے عنایہ کی گاڑی سائیڈ میں کھڑی نظر آئی اس نے اپنی گاڑی عنایہ کی گاڑی کے آگے روکی اور اتر کر عنایہ کے پاس آیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

کیا ہوا؟

علی نے اس پری پیکر کا چہرہ دیکھا جو گرمی ہونے کی وجہ سے پسینے میں چمک رہا تھا۔

گاڑی خراب ہو گئی ہے پتہ نہیں سٹارٹ ہی نہیں ہو رہی ڈرائیور کو کال کی ہے وہ آرہا ہے عنایہ جس نے علی کو کافی دن سے دیکھا ہی نہیں تھا آج جب وہ سامنے آیا تو پلکیں جھپکنا ہی بھول گئی۔

اچھا چلو تم آؤ گاڑی میں بیٹھو میں بھی گھر کی طرف ہی جارہا ہوں ڈرائیور آ کے گاڑی لے جائے گا۔ علی نے کہتے کے ساتھ اسکی طرف کا ڈور کھولا۔

تم اس خراب گاڑی کو لے کر نکلتی ہی کیوں ہو میں اب ہر دفعہ تو نہیں آؤں گا تمہیں پک اینڈ ڈراپ دینے۔ گاڑی گھر کے راستے پر گامزن تھی جب خاموشی میں علی کی آواز ابھری

مجھے پتہ تھا تم ہو ہی جھوٹے وہ ساری باتیں تم نے مذاق میں کہیں تھی۔ علی کی بات سن کر عنایہ کی آنکھیں میں آنسو آ گئے تھے اور وہ اب رونا شروع ہو چکی تھی۔۔

Clubb of Quality Content

عنایہ.... عنایہ... کیا ہوا یار رو کیوں رہی ہو اب میں نے ایسا کیا کہہ دیا؟ علی نے اس کو روتا دیکھ گاڑی سائیڈ پر روک دی.

چپ بالکل چپ مجھے پتہ تھا تم ہو ہی جھوٹے اس دن تم نے جتنی بھی باتیں کی تھی سب جھوٹ تھی میں ہی پاگل تھی جس نے تمہیں اپنے دل میں جگہ دی اُسکی روتے روتے اتنی سی دیر میں ہچکیاں بندھ گئی

وہ ہچکیوں کے ساتھ ساتھ تیز تیز بولنے کی کوشش بھی کررہی تھی

علی جو اپنی محبت کو اپنی محبت میں دیوانہ ہوتے دیکھ خوشی سے سرشار ہوا تھا کہنے لگا

عنایہ رونا بند کرو اور میری بات سنو

میں کوئی جھوٹا نہیں ہوں میں نے جو بھی کہا تھا سچ کہا تھا ماما بابا آئیں گے رشتہ لے کر کچھ دنوں میں۔ میں نے بات کی ہے بھائی بھابی سے۔

جہاں رشتے کی بات سن کر عنایہ کا چہرہ سرخ ہوا تھا اور وہ چپ چاپ کھڑکی سے باہر دیکھنے لگی تھی وہیں علی بھی مسکراتا ہوا گاڑی دوبارہ سٹارٹ کر گیا۔

اپنی محبت کو اپنی محبت میں دیوانہ ہوتے دیکھنا بھی قسمت والوں ملتا ہے۔

آج علی کی برات تھی شانزے سکندر اور علی ایک گاڑی میں بیٹھے ہال کی جانب جا رہے تھے جبکہ سب مہمان ہال کے باہر پہنچ چکے تھے بس انتظار تھا تو دولہے کا۔

یہاں دولہا اپنے بھائی بھابھی کے ساتھ گاڑی سے اترا تو ڈھول والوں نے ڈھول پیٹنا شروع کیا اور دلہن والوں کو اعلانیہ بتایا کہ بارات آچکی ہے۔

نکاح کے بعد عنایہ کو چند لڑکیاں اور شانزے مل کر اسٹیج کی جانب لا رہی تھی۔

ڈیپ ریڈ کلر کے لہنگے میں اس کے نام سے پور پور سجی وہ علی کو آسمان سے اتری کسی پری کی مانند لگی

علی نے آگے بڑھ کر عنایہ کے سامنے اپنی چوڑی ہتھیلی پھیلائی جس پر عنایہ نے جھجکتے ہوئے اپنی نازک سی ہتھیلی تھما دی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

کیسا لگ رہا ہے میری ہو کر یہاں میرے پاس بیٹھی ہیں؟ علی نے اپنے پہلو میں بیٹھی اپنی دشمن جاں کے قریب جھکتے ہوئے مسکراتے پوچھا.

چپ رہیں سامنے دیکھیں ورنہ میں آپ کو گلاد بادوں گی علی کو اپنی نئ نویلی دلہن کے منہ سے کہے گئے الفاظ سن کر اپنے بھائی کی بات یاد آئی۔

وہ خفت سے مسکراتا سامنے دیکھنے لگا

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

شانزے جو نیوی بلیو کلر کی ساڑھی میں ملبوس کبھی زینب بیگم کی سنتی اُدھر جاتی تو کبھی نعیمہ کی سنتی یہ ادھر جاتی۔

پچھلے پندرہ دن سے شادیوں کی تیاریوں میں ایسی مگن تھی کہ اپنے شوہر کو بھی بھول گئ تھی اور مگن ہوتی بھی کیوں نہ دونوں طرف سے تیاریاں اس نے تو کرنی تھیں

لیکن اب جہاں جاتی کسی کی نظروں کی تپش خود پر محسوس کرتی جانتی تھی یہ کون ہے جس کی نظریں اس کے ساتھ ساتھ قدم سے قدم ملا کر چل رہی ہیں۔

رخصتی کے بعد عنایہ کو علی کے کمرے میں بٹھادیا گیا

وہ جو کمرے کو دیکھنے میں محو تھی کلک کی اواز پر سیدھی ہوتی نظریں جھکا گئی۔ گھبراہٹ تو اب ہونا شروع ہوئی تھی۔

السلام علیکم۔۔ علی نے بیڈ پر عنایہ کے سامنے بیٹھتے ہوئے سلام کیا۔

عنایہ کی طرف سے نظریں جھکا کر جواب دیا گیا۔

ڈیپ ریڈ کلر کے لہنگے میں ملبوس، ہیزل گرین آنکھیں جن پر اس ٹائم کالی گھنی پلکوں نے بسیرا کیا ہوا تھا، گلابی خوبصورت لب جو شرم کے مارے ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے تھے، علی کو آج وہ دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی لگ رہی تھی۔

ناول کلب
Clubb of Quality Content!

علی نے جھک کر سائیڈ ٹیبل سے ایک ڈبہ نکالا اور عنایہ کو کھول کر دکھایا جس میں سونے قیمتی جھمکے تھے۔

یہ آپ کا تحفہ۔ کیسا لگا؟ علی نے دھیمے لہجے میں پوچھا

بہت خوبصورت۔ عنایہ کو واقعی وہ خوبصورت لگا تھا اس لیے بولا ورنہ عنایہ جھوٹی تعریف کرنے والوں میں سے نہ تھی۔

جواب سن کر علی نے اس کی پیشانی پر محبت سے بوسہ دیا۔

اجازت ہے! علی نے عنایہ کے کپکپاتے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھامتے ہوئے اجازت مانگی جس پر عنایہ نے شرم سے لال ہوتے نظریں جھکا کر اجازت دی۔

علی اپنی اس پھول جیسے بیوی پر نرمی سے جھکتا خود میں چھپاتا چلا گیا۔

Clubb of Quality Content

شانزے جو گھر آنے کے بھی دو گھنٹے بعد اپنے کمرے میں آئی تھی سکندر کو صوفے پر ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھے دیکھ کر حیران ہوتی ہوئی شیشے میں کھڑے ہوتے اپنے بال سلجھاتی پوچھنے لگی۔

سکندر آپ ابھی تک سوئے نہیں؟

بس اپنی بیوی کا انتظار کر رہا تھا پچھلے پندرہ دن سے اپنے بھائی کی شادی کی وجہ سے اپنے شوہر کو ہی بھول گئی ہے۔ سکندر جو آنکھیں موندے ٹیک لگائے بیٹھا تھا اس کی آواز پر آنکھیں کھولتا اس کو دیکھتا جواب دے گیا۔

آپ جل رہے ہیں؟ شانزے مسکرا کر کہتی ہوئی سکندر کے برابر میں بیٹھ گئی۔

نہیں خوش ہوں کہ میری بیوی کے بھائی کی اب اپنی بیوی آگئی ہے۔ میری بیوی اب صرف میری ہے۔ میری بیوی پر بار بار زور دے کر کہا گیا۔

نیوی بلیو کلر کی ساڑی پہنے، کالی انکھیں جن پر گھنی پلکیں بسیرا کیے ہوئے تھی، دودھیا رنگت کمر پر بکھرے آبشار کی مانند لمبے کالے بال، گلابی لب جو مسکراہٹ میں ڈھلے تھے، تمام اسلحوں سے لیس اس کی بیوی اس کے پہلو میں بیٹھی تھی۔

سکندر کو آج خود کے جذبات پر بند باندھنا مشکل لگ رہا تھا۔

شانزے۔۔۔ شانزے کہ چہرے پر آئی بالوں کی لٹ پیچھے کرتے ہوئے جذبات میں ڈوبی خمار آلود آواز سے سکندر نے پکارا۔

اجازت ہے؟ سکندر نے گہری آواز میں شانزے کے چہرے کو دیکھتے ہوئے پوچھا جو پل میں گلابی ہوا تھا۔

Clubb Quality Content

شانزے نے سکندر کی آنکھوں میں دیکھا۔

کالی آنکھیں، گہری براؤن جذبات لٹاتی آنکھوں سے ملیں

شانزے مسکراتے ہوئے کالی آنکھوں پر پلکیں جھکاتی سکندر کے چوڑے شفاف سینے میں منہ چھپا گئی۔۔

دونوں ایک دوسرے کی محبت میں پور پور ڈوبے چاند کو بھی اپنی چاندنی سے شرمانے پر مجبور کر گئے۔

Clubb of Quality Content!

محبت کا مل جانا ایسا ہی ہے جیسے دنیا میں جنت کا ملنا

****

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری

شاعری پڑھنے کے لئے نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

Clubb of Quality Content

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP: